خواجہ یونیورسٹی اور ایرا یونیورسٹی کے مابین مفاہمت نامہ پر دستخط

زندگی کے تسلسل اور ارتقا کو سمجھنے کیلئے سائنس فطرت کے اصولوں کا کرتی ہے مطالعہ: پروفیسر عباس علی مہدی

لکھنؤ۔(نامہ نگار) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں فیکلٹی آف سائنس نے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے زیر نگرانی "سائنس: فطرت، پرورش اور جدت کی جستجو" کے اہم موضوع پر ایک اورینٹیشن کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام ہوم سائنس، بائیو ٹیکنالوجی، زولوجی، باٹنی، کیمسٹری، مائیکرو بیالوجی، ریاضی اور کمپیوٹر سائنس کے شعبوں کے اشتراک سے عمل میں آیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر عباس علی مہدی وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی اور مہمان ذی وقار پروفیسر گجانند پانڈے، سابق چیئرمین شعبۂ کیمسٹری، بی بی اے یو تھے۔ اس موقع پر اپنے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اس پروگرام کی کوارڈینیٹر اور شعبۂ ہوم سائنس کی صدر ڈاکٹر ظہیر فاطمہ نے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمارے درمیان بڑی ذی علم اور اہم شخصیتیں موجود ہیں جن کے افکار وخیالات کی روشنی سے ہمارے ذہنوں میں ایک علمی نور پروان چڑھے گا۔

اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر عباس علی مہدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سائنس کو اگر فطرت کی زبان سمجھا جائے تو ہر شے ہمیں ایک نیا سبق دیتی ہے۔ اس کے ذریعے انسان نے کائنات کی حقیقتوں کو سمجھنے کی کوشش کی اور آج بھی یہ جستجو جاری ہے۔ اس موقع پر انھوں نے اردو کے مشہور شاعر چکبست کے شعر کے ذریعے موت و حیات اور سائنس کے مابین تعلق کی تفہیم کرتے ہوئے کہا کہ چکبست نے اپنے شعری اسلوب میں بہت پہلے ہی سائنسی نظریے کو بیان کر دیا تھا۔ ان کے کلام میں حیات اور فنا کی وہی جہات پوشیدہ ہیں جو آج سائنس کے مختلف شعبے ہمیں بتاتے ہیں۔ زندگی کے تسلسل اور ارتقا کو سمجھنے کے لیے سائنس فطرت کے اصولوں کا مطالعہ کرتی ہے، اور یہی مطالعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ موت دراصل فنا نہیں بلکہ ایک نئی زندگی کی پرورش اور ارتقا کا ذریعہ ہے۔

مہمان ذی وقار پروفیسر گجانند پانڈے نے کہا کہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی نے دنیا کو ایک نئے دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں پرانے مسائل کے حل کے ساتھ نئے چیلنجز بھی جنم لے رہے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ نوجوان نسل تحقیق اور ایجادات کے میدان میں بھرپور کردار ادا کرے۔ اس موقع پر خواجہ یونیورسٹی اور ایرا یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ اس مفاہمت نامے کا مقصد علمی اور تحقیقی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ پروگرام میں سرٹیفکیٹ تقسیم کرنے کی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں پوسٹر سازی، رنگولی سازی، تھالی سجانے اور تو فیمیلو کنگ مقابلے کے فاتحین کو اعزاز سے نوازا گیا۔ مہمانوں کو یادگاری شیلڈ پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔

Thursday
11 September 2025

روزنامہ لکھنؤ

قومی صحافت

زندگی کے تسلسل اور ارتقا کو سمجھنے کے لیے سائنس فطرت کے اصولوں کا مطالعہ کرتی ہے: پروفیسر عباس علی مہدی

لینگویج یونیورسٹی میں اورینٹیشن پروگرام اور ایرا یونیورسٹی کے مابین مفاہمت نامہ پر دستخط

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں فیکلٹی آف سائنس نے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے زیر نگرانی "سائنس: فطرت، پرورش اور جدت کی جستجو" کے اہم موضوع پر ایک اورینٹیشن کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام ہوم سائنس، بائیو ٹیکنالوجی، زولوجی، باٹنی، کیمسٹری، مائیکرو بیالوجی، ریاضی اور کمپیوٹر سائنس کے شعبوں کے اشتراک سے عمل میں آیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر عباس علی مہدی وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی اور مہمان ذی وقار پروفیسر گیانند پانڈے، سابق چیئرمین شعبہ کیمسٹری، بی بی اے یو تھے۔ اس موقع پر اپنے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اس پروگرام کی کوآرڈینیٹر اور شعبہ ہوم سائنس کی صدر ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمارے درمیان بڑی ذی علم اور اہم شخصیتیں موجود ہیں جن کے افکار و خیالات کی روشنی سے ہمارے ذہنوں میں ایک علمی نور پروان چڑھے گا۔ انھوں نے اس موضوع کی اہمیت اور معنویت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سائنس دراصل انسانی عقل و شعور کی وہ روشنی ہے جس کی بنیاد فطرت کے مشاہدے پر قائم ہے۔ فطرت ہمیں سوال کرنا سکھاتی ہے۔ پرورش ہمیں ان سوالوں کے جواب ڈھونڈنے کا حوصلہ دیتی ہے اور جدت ہمیں مستقبل کے نئے راستے دکھاتی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ سائنس کی ترقی محض کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ اس کی اصل روح تحقیق، تجربہ اور جدت میں پوشیدہ ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ عہد میں طلبہ کو صرف نصابی تعلیم ہی نہیں بلکہ عملی تربیت، تحقیقی رجحان اور تنقیدی شعور کی بھی ضرورت ہے تاکہ وہ معاشرے اور انسانیت کے حقیقی مسائل کا حل پیش کر سکیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی مستقبل میں بھی اس نوعیت کے علمی پروگرامز کا سلسلہ جاری رکھے گی تاکہ طلبہ میں تحقیق اور جدت پسندی کا جذبہ پروان چڑھتا رہے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر عباس علی مہدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سائنس کو اگر فطرت کی زبان سمجھا جائے تو ہر شے ہمیں ایک نیا سبق دیتی ہے۔ اس کے ذریعے انسان نے کائنات کی حقیقتوں کو سمجھنے کی کوشش کی اور آج بھی یہ جستجو جاری ہے۔ اس موقع پر انھوں نے اردو کے مشہور شاعر چکبست کے شعر کے ذریعے موت و حیات اور سائنس کے مابین تعلق کی تفہیم کرتے ہوئے کہا کہ چکبست نے اپنے شعری اسلوب میں بہت پہلے ہی سائنسی نظریے کو بیان کر دیا تھا۔ ان کے کلام میں حیات اور فنا کی وہی جہات پوشیدہ ہیں جو آج سائنس کے مختلف شعبے ہمیں بتاتے ہیں۔ زندگی کے تسلسل اور ارتقا کو سمجھنے کے لیے سائنس فطرت کے اصولوں کا مطالعہ کرتی ہے، اور یہی مطالعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ موت دراصل فنا نہیں بلکہ ایک نئی زندگی کی پرورش اور ارتقا کا ذریعہ ہے۔ فطرت میں ہر شے ایک نظام کے تحت پروان چڑھتی ہے۔ بیج مٹی میں دفن ہو کر بظاہر فنا ہوتا ہے مگر اسی فنا سے نئی کونپلیں جنم لیتی ہیں۔ یہی موت و حیات کا وہ سلسلہ ہے جسے سائنس نے ارتقائی نظریے، بایولوجی اور توانائی کے قوانین میں سمجھایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم اس زاویے سے دیکھیں تو سائنس اور ادب، مشاہدہ اور تخیل سب ایک ہی منزل کے مسافر ہیں۔ سائنس فطرت کا مطالعہ کر کے حقیقت کی تلاش کرتی ہے، پرورش کے ذریعے اسے نئی نسل تک پہنچاتی ہے اور جدت کی جستجو سے اسے مستقبل کے امکانات سے جوڑ دیتی ہے۔ چکبست نے اپنے شعری اظہار میں جو بات کہی وہ آج سائنسی زبان میں ثابت ہو رہی ہے کہ زندگی مسلسل حرکت، تغیر اور ارتقا کا دوسرا نام ہے۔ مہمان ذی وقار پروفیسر گیانند پانڈے نے کہا کہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی نے دنیا کو ایک نئے دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں پرانے مسائل کے حل کے ساتھ نئے چیلنجز بھی جنم لے رہے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ نوجوان نسل تحقیق اور ایجادات کے میدان میں بھرپور کردار ادا کرے۔ پروگرام کے اختتام پر مختلف شعبوں کے طلبہ نے اپنے تاثرات پیش کیے اور کہا کہ ایسے علمی اورینٹیشن ان کے لیے تحریک اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہیں۔ اس موقع پر لینگویج یونیورسٹی اور ایرا یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ اس مفاہمت نامے کا مقصد علمی اور تحقیقی تعاون کو مضبوط بنانا ہے جس سے مشترکہ اقدامات، وسائل کے تبادلے اور طلبا اور اساتذہ کے لیے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ پروگرام میں سرٹیفکیٹ تقسیم کرنے کی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں پوسٹر سازی، رنگولی سازی، تھالی سجانے اور نو فلیم کوکنگ مقابلے کے فاتحین کو اعزاز سے نوازا گیا۔ مہمانوں کو یادگاری شیلڈ پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر رضا حیدری نے شکریے کے کلمات ادا کیے۔

آنگن باڑی بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ ہے: مونیکا تنیجا

لکھنؤ: خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی کے ذریعے گود لئے گاؤں میں آنگن باڑی مراکز کا اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر کے ہدایات کے مطابق وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں معائنہ کیا گیا اس معائنہ ٹیم کی قیادت این ایس ایس کوارڈینیٹر اور کلچرل کمیٹی کی چیر پرسن ڈاکٹر نلنی مشرا نے کی ۔اس ٹیم میں مونیکا تنیجا اور ڈاکٹر راج کمار شامل تھے۔اس جائزے کا بنیادی مقصد بچوں کی نگہداشت، تعلیم اور آنگن باڑی کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کا اندازہ لگانا تھا تاکہ جائزے کے بعد کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر گود لئے گئے گاؤں کے آنگن باڑی مراکز کی بہتری کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔آنگن باڑی مراکز کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے جن معیارات کو بنیاد بنایا گیا ان میں بالخصوص مراکز کی صفائی ستھرائی، بچوں کی باقاعدہ حاضری، صحت اور تغذیہ کی صورتحال، ذاتی واجتماعی صفائی کے انتظامات اور بچوں کے لیے ماحول کی دوستانہ فضا کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔اس موقع پر کمیٹی کے اراکین نے مراکز میں موجود بچوں سے گفتگو بھی کی اور ان کی تعلیمی وہم نصابی سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا۔ اس موقع پر محترمہ مونیکا تنیجا نے کہا کہ آنگن باڑی بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ ہے۔اس موقع پر ڈاکٹر راج کمار سنگھ نے آنگن باڑی مراکز کو مقامی تاریخ اور ثقافت سے جوڑنے کی تجویز پیش کی۔آخر میں ڈاکٹر نلنی مشرا نے صفائی اور صحت کے حوالے سے بیداری کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ صفائی اور صحت کے معیار پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

تعلیمی اداروں میں ثقافتی سرگرمیاں طلبہ کے اندر پوشیدہ جوہروں کو منور کرتی ہیں: ڈاکٹر نلنی مشرا

لینگویج یونیورسٹی تقریب تقسیم اسناد کی مناسبت سے گود لیے گئے اسکولوں میں ثقافتی پروگراموں کا انعقاد

لکھنؤ، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں آج دسویں تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کی چانسلر اور اترپردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ہدایات اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں کے اسکولوں میں گیارہویں اور بارہویں جماعت کے طلبہ کے لیے مختلف ثقافتی سرگرمیاں منعقد کی گئیں۔ اس موقع پر اسکولی طلبہ کے لیے پینٹنگ، گائیکی، کھیل کود اور تقریری مقابلوں کا اہتمام کیا گیا، جن میں بچوں نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ طلبہ کی کارکردگی کو اساتذہ اور مہمانوں نے خوب سراہا۔ کلچرل کمیٹی کی چیئرپرسن اور این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کے پروگرام محض ایک رسمی سرگرمی نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے ایک گہری سوچ اور تعلیمی مقصد کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکولی طلبہ کو یونیورسٹی سے جوڑنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ وہ کسی ایک دن یونیورسٹی کے ماحول سے واقف ہوں، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے اندر اعلیٰ تعلیم کے تئیں ایک مثبت جذبہ پیدا ہو اور وہ یہ محسوس کریں کہ یونیورسٹی بھی ان کے لیے ہے۔ ڈاکٹر نلنی مشرا نے واضح کیا کہ ثقافتی سرگرمیاں جیسے پینٹنگ، گائیکی، تقریری مقابلے اور کھیل، نہ صرف بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں بلکہ یہ ان کے ذہنی، سماجی اور جذباتی ارتقا میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بچے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کھلے ماحول میں کرتے ہیں تو ان کے اندر اعتماد اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے جو انہیں مستقبل میں بڑے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع کی طرف بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گود لیے گئے گاؤں کے بچوں کو محض مہمان نہ سمجھے بلکہ انہیں یونیورسٹی کلچر کا حصہ بنائے۔ اس مقصد کے لیے ایسے پروگرام نہایت اہم ہیں کیونکہ یہ اسکولی طلبہ اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے درمیان موجود اجنبیت اور فاصلہ ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ اگر بچے بچپن ہی سے یونیورسٹی کی سرگرمیوں سے جڑیں گے تو ان کے لیے مستقبل میں اعلیٰ تعلیم کے دروازے زیادہ کھلے رہیں گے اور وہ اپنی تعلیمی و پیشہ ورانہ زندگی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں گے۔

اس موقع پر کلچرل کمیٹی کی رکن ڈاکٹر بشریٰ الویرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس اقدام کا بنیادی مقصد بچوں کی صلاحیتوں کو ایک موثر پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے تاکہ وہ اپنی پوشیدہ قابلیت کو سامنے لا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اکثر اسکولی بچے اپنی تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے کے مواقع سے محروم رہتے ہیں، لیکن اس طرح کی سرگرمیاں انہیں نہ صرف اپنی مہارت دکھانے کا موقع دیتی ہیں بلکہ ان کے اندر اعتماد بھی پیدا کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر رام داس، ڈاکٹر آستھا تانگھ، ڈاکٹر وبھا سنگھ، ڈاکٹر دھیرندر سنگھ، ڈاکٹر مادھوری چوہان اور ڈاکٹر شیوانشی ترپاٹھی نے فعال کردار ادا کیا اور تقریب کو کامیاب بنایا۔

سنت نبویؐ ہی انسانیت کی اصل راہ نجات: مفتی آفتاب ندوی

سیتاپور خیرآباد (پریس ریلیز) مسجد خلفائے راشدین خیرآباد میں جلسہ رحمت عالم کا انعقاد خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اور جامعہ نور الہدیٰ للبنات کے زیر اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں مختلف علمائے سیرت نبوی کی روشنی میں امت کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔ جامعہ نور الہدیٰ للبنات کے بانی و ناظم اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مبلغ مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں نبی آخر الزماں حضرت محمدؐ کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ کی آمد سے انسانیت کو اللہ کی پہچان، قرآن کریم اور ایک مکمل اسوۂ حسنہ نصیب ہوا جس نے جانوروں جیسی زندگی کو عزت انسانیت میں بدل دیا۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ڈھالیں، شادی بیاہ، تجارت اور دیگر معاملات میں سنت نبوی کو اپنائیں تاکہ دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔ مقرر خصوصی مدرسہ تعلیم القرآن خیرآبادی کے بانی و ناظم مولانا محمد راشد حسامی نے کہا کہ آج کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگیوں کو سنت نبویؐ کے مطابق گزاریں، والدین کا احترام کریں، پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں اور رزق حلال پر توجہ دیں۔ جلسہ کی صدارت محمد اسلم انصاری نے کی، جبکہ حافظ محمد شہباز انصاری نے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز کیا۔ اختتام پر مفتی آفتاب عالم ندوی نے دعا کرائی۔

خواجہ یونیورسٹی میں 'اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی' کے موضوع پر قومی سیمینار منعقد

اردو زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت: پروفیسر خواجہ اکرام الدین

لکھنؤ۔ (نامہ نگار) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی کے موضوع پر اٹل ہال میں ایک قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر فخر عالم صدر شعبہ اردو نے مہمانان گرامی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع عصر حاضر کی سب سے بڑی ضرورت اور وقت کا تقاضا ہے۔ سیمینار کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شعبہ اردو ایک ایسے موضوع پر سیمینار منعقد کر رہا ہے جس کی معاصر عہد میں بڑی اہمیت ہے۔ سائنسی علوم کے ارتقاء

نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے اور اردو بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین (جواہر لال نہرو یونیورسٹی) نے کہا کہ اردو زبان میں سائنسی مضامین کے تراجم اور نصابی کتابوں کی تیاری نہ صرف خوش آئند عمل ہے بلکہ نئی نسل کو عالمی سطح کی سائنسی ترقی سے ہم آہنگ کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ پروفیسر خواجہ اکرام نے

اس نکتے پر زور دیا کہ جدید دنیا میں کسی بھی زبان کی بقا اور ترقی کا انحصار اس کے سائنسی اور فنی علوم سے تعلق پر ہے۔ اگر اردو زبان نے سائنس اور ٹیکنیکل میدان میں ترقی کے تقاضے پورے کیے تو یہ نہ صرف اپنی افادیت میں اضافہ کرے گی بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط اور مستحکم زبان کے طور پر بھی ابھرے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس سیمینار کے مہمان ذی وقار پروفیسر عباس رضا نیر نے کہا کہ اردو زبان اپنی فطری وسعت اور لچک کے باعث جدید علوم و فنون کو اپنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ کے اس دور میں اردو کو ڈیجیٹل نظام میں جگہ دلانے کے لیے مربوط اور سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر پروفیسر ثوبان سعید، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر عبدالحفیظ، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ اور ڈاکٹر موسیٰ رضا کے علاوہ دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا

آنگن باڑی مرکز بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ: مونیکا تنیجا

دکشوتسو کے موقع پر گود لیے گئے مواضعات کے آنگن باڑی مراکز کا معائنہ

لکھنؤ (پریس ریلیز)

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ذریعہ گود لیے گاؤں میں آنگن باڑی مراکز کا معائنہ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں کیا گیا۔ ٹیم کی قیادت این ایس ایس کوآرڈی نیٹر و کلچرل کمیٹی کی چیئرپرسن ڈاکٹر نلنی مشرا نے کی۔ ٹیم میں مونیکا تنیجا اور ڈاکٹر راج کمار شامل تھے۔ اس معائنہ کا بنیادی مقصد بچوں کی نگہداشت، تعلیم اور آنگن باڑی کے ماحول کو بہتر بنانے کیلئے عملی اقدام کا اندازہ لگانا تھا تاکہ معائنہ کے بعد کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر گود لیے گئے گاؤں کے آنگن باڑی مراکز کی بہتری کیلئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ آنگن باڑی مراکز کی کارکردگی کو جانچنے کیلئے جن معیارات کو بنیاد بنایا گیا ان میں بالخصوص مراکز کی صفائی ستھرائی، بچوں کی باقاعدہ حاضری، صحت و تغذیہ کی صورتحال، ذاتی واجتماعی صفائی کے انتظامات اور بچوں کیلئے ماحول کی دوستانہ فضا کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔ اس موقع پر کمیٹی کے اراکین نے مراکز میں موجود بچوں سے گفتگو کی اوران کی تعلیمی و ہم نصابی سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا۔ اس موقع پر مونیکا تنیجا نے کہا کہ آنگن باڑی بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ ہے اس لیے ان اداروں کی مضبوطی دراصل سماج کے مستقبل کی مضبوطی ہے۔ اگر یہ مراکز بہتر ہوں تو بچوں کی تعلیمی، ذہنی و جسمانی ترقی بھی یقینی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر راج کمار سنگھ نے آنگن باڑی مراکز کو مقامی تاریخ اور ثقافت سے جوڑنے کی تجویز پیش کی۔ آخر میں ڈاکٹر نلنی مشرا نے صفائی اور صحت کے حوالے سے بیداری کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ صفائی اور صحت کے معیار پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آنگن باڑی مراکز میں متوازن غذا اور صحت کی جانچ باقاعدگی سے ہو تو یہ بچے مستقبل میں بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آنگن باڑی میں روزانہ ہاتھ دھونے، صاف پانی پینے اور صفائی کے بنیادی اصولوں کو عملی طور پر سکھایا جانا چاہئے تاکہ بچے کم عمری ہی سے صحتمند عادات اپنا سکیں۔

طلبہ کی شخصیت اور ذہن سازی میں اساتذہ کا اہم کردار: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں یوم اساتذہ کے موقع پر تقریب کا اہتمام

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ کے اٹل آڈیٹوریم میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی صدارت میں یوم اساتذہ کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے صدر پروفیسر اجے تنیجا نے تمام اساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کی زندگی میں ایک استاذ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ استاذ نہ صرف اپنے طلبہ کی ذہن سازی کرتا ہے بلکہ اس کی شخصیت کے پوشیدہ جوہروں کو روشن اور منور کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا جتنی عظیم شخصیتیں تاریخ میں موجود ہیں ان کو عظیم بنانے میں ان کے اساتذہ کی بے پناہ محنتیں رہی ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ نہ صرف نوجوان ذہنوں کی تعمیر و تشکیل میں اہم کردار ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے کلاس روم میں ہندوستان کے نوجوانوں کا روشن مستقبل لکھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم سب کو پیشہ وارانہ اور علمی دیانت داری سے کام لیتے ہوئے اپنے طلبہ کے مستقبل کی تعمیر کرنا چاہیے اس لئے کہ ہماری ذرا سی کوتاہی سے ایک پوری نسل کا بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور ان ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ اس کو انصاف کے ساتھ نبھانے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر انھوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ کے لئے یہ احتساب کرنے کا دن ہے کہ وہ اپنے فرض کو بخوبی انجام دے رہے ہیں یا نہیں، وہ اپنے طلبہ کی صحیح سمت میں رہنمائی کر رہے ہیں یا اپنی خدمات کو ایک ڈیوٹی سمجھ کر انجام دے رہے ہیں اور پھر بے فکر ہو کر وقت کے ہنگاموں میں گم ہو جاتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ سے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ خود کو نظم و ضبط میں رکھیں اور اپنے مقاصد پر توجہ دیں۔ تمام طلبہ علم کی اہمیت اور اس کی عظمت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ علم ہی ایک ایسا چراغ ہے جو آپ کی زندگی کو روشن اور منور کر سکتا ہے اور معاصر عہد کی صارفی معاشرے میں آپ کی قدر و قیمت کو بڑھا سکتا ہے۔ اس اہم موقع پر تمام اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ڈین اکیڈمک پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ یوم اساتذہ منانے کا اہم اور بنیادی مقصد سماج میں اساتذہ اور محسنین کے عظیم الشان کردار کو اجاگر کرنا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ تعلیمی ادارے کی اہمیت و عظمت مسلم ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں آدمی کو انسانیت کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے، ان کی اصلاح کی جاتی ہے، ان کو انسانیت کی خدمت کے لیے تیار کیا جاتا ہے، اور یہ کام خود بخود نہیں ہوتا بلکہ ماہر اساتذہ کرام کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے طلبہ نے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے اور استقبالیہ گیت ڈاکٹر وبھا سنگھ اور ان کی ٹیم نے بہترین انداز میں پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی استاذ اور طلبہ کے درمیان روایتی اور موجودہ عہد میں بنتے بگڑتے رشتوں کو بنیاد بنا کر ایک مختصر ڈرامہ بھی کھیلا گیا جسے اساتذہ نے خوب خوب تعریف کی۔ آخر میں پروفیسر چندنا ڈے نے تمام اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔ اس تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر نلنی مشرا نے ادا کیا۔ اس پروقار تقریب کے موقع پر پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر فخر عالم، پروفیسر تنویر خدیجہ، ڈاکٹر پونم چودھری، ڈاکٹر راہل مشرا اور ڈاکٹر راج کمار کے علاوہ تمام اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ موجود تھے۔

تعلیمی اداروں میں ثقافتی سرگرمیاں طلبہ کے اندر پوشیدہ جوہروں کو منور کرتی ہیں

لکھنؤ، 01 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں آج دسویں تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ہدایات اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں کے اسکولوں میں گیارہویں اور بارہویں جماعت کے طلبہ کے لیے مختلف ثقافتی سرگرمیاں منعقد کی گئیں۔ اس موقع پر اسکولی طلبہ کے لیے پینٹنگ، گائیکی، کھیل کود اور تقریری مقابلوں کا اہتمام کیا گیا، جن میں بچوں نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ طلبہ کی کارکردگی کو اساتذہ اور مہمانوں نے خوب سراہا۔ کلچرل کمیٹی کی چیئرپرسن اور این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کے پروگرام محض ایک رسمی سرگرمی نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے ایک گہری سوچ اور تعلیمی مقصد کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکولی طلبہ کو یونیورسٹی سے جوڑنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ وہ کسی ایک دن یونیورسٹی کے ماحول سے واقف ہوں، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے اندر اعلیٰ تعلیم کے تئیں ایک مثبت جذبہ پیدا ہو اور وہ یہ محسوس کریں کہ یونیورسٹی بھی ان کے لیے ہے۔ ڈاکٹر نلنی مشرا نے واضح کیا کہ ثقافتی سرگرمیاں جیسے پینٹنگ، گائیکی، تقریری مقابلے اور کھیل، نہ صرف بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں بلکہ یہ ان کے ذہنی، سماجی اور جذباتی ارتقا میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بچے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کھلے ماحول میں کرتے ہیں تو ان کے اندر اعتماد اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے جو انہیں مستقبل میں بڑے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع کی طرف بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گود لیے گئے گاؤں کے بچوں کو محض مہمان نہ سمجھے بلکہ انہیں یونیورسٹی کلچر کا حصہ بنائے۔ اس مقصد کے لیے ایسے پروگرام نہایت اہم ہیں کیونکہ یہ اسکولی طلبہ اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے درمیان موجود اجنبیت اور فاصلہ ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ اگر بچے بچپن ہی سے یونیورسٹی کی سرگرمیوں سے جڑیں گے تو ان کے لیے مستقبل میں اعلیٰ تعلیم کے دروازے زیادہ کھلے رہیں گے اور وہ اپنی تعلیمی و پیشہ ورانہ زندگی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں گے۔

اس موقع پر کلچرل کمیٹی کی رکن ڈاکٹر بشریٰ الویرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس اقدام کا بنیادی مقصد بچوں کی صلاحیتوں کو ایک موثر پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے تاکہ وہ اپنی پوشیدہ قابلیت کو سامنے لا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اکثر اسکولی بچے اپنی تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے کے مواقع سے محروم رہتے ہیں، لیکن اس طرح کی سرگرمیاں انہیں نہ صرف اپنی مہارت دکھانے کا موقع دیتی ہیں بلکہ ان کے اندر اعتماد بھی پیدا کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر رام داس، ڈاکٹر آستھا سنگھ، ڈاکٹر وبھا سنگھ، ڈاکٹر دھیریندر سنگھ، ڈاکٹر مادھوری چوہان اور ڈاکٹر شیو انشی ترپاٹھی نے فعال کردار ادا کیا اور تقریب کو کامیاب بنایا۔

Tuesday
16 September 2025

روزنامہ لکھنؤ

قومی صحافت

شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ میں دوردرشن ڈے پر ایک قومی سیمینار کا انعقاد

دوردرشن نے ملک کے سماجی و ثقافتی منظرنامے پر معنی خیز اثرات مرتب کیے ہیں: پروفیسر ثوبان سعید

لکھنؤ، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ میں دوردرشن ڈے کے موقع پر "برقی میڈیا پر دوردرشن کے اثرات" کے عنوان سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں ایک قومی سیمینار منعقد ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر رچیتا سجائے نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سیمینار کے موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ دوردرشن نے نہ صرف برقی میڈیا کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا بلکہ کئی ماہرین کو بھی سامنے لایا جنھوں نے میڈیا کی ترقی اور ارتقاء میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر ثوبان سعید نے اپنے خطاب میں کہا کہ دوردرشن نے ملک کے سماجی و ثقافتی منظرنامے پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ انھوں نے وضاحت کی کہ دوردرشن نے نہ صرف خبروں اور حالات حاضرہ کو عوام تک پہنچانے کا اہم فریضہ انجام دیا بلکہ ثقافتی پروگراموں، ڈراموں، تعلیمی نشریات اور دستاویزی فلموں کے ذریعے عوامی شعور بیدار کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ دیہی اور شہری دونوں طبقات میں یکساں مقبولیت حاصل کرنے والا یہ ادارہ ایک ایسے پلیٹ فارم کے طور پر ابھرا جس نے زبان، تہذیب اور ثقافت کو جوڑنے کا کام کیا۔ دوردرشن نے مقامی فنون، لوک گیتوں اور روایتی ورثے کو قومی سطح پر اجاگر کرکے علاقائی شناخت کو مضبوط بنایا اور عوامی سطح پر ہم آہنگی پیدا کی۔

مہمان خصوصی پروفیسر نند کشور پانڈے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دوردرشن نے ہندوستانی معاشرت کی اقدار کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عوام کو قومی یکجہتی اور ہم آہنگی کا پیغام دیا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ڈیجیٹل عہد میں بھی دوردرشن اپنی منفرد پہچان قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس موقع پر مختلف ماہرین نے اپنے مقالات میں کہا کہ دوردرشن نے صحافت کے میدان میں معیاری صحافی تیار کیے اور برقی میڈیا کے ارتقائی سفر میں بنیادی ستون کی حیثیت اختیار کی۔ انھوں نے مزید کہا کہ تفریح، تعلیم اور معلومات کی فراہمی کو نئی جہت دینے کے ساتھ ساتھ دوردرشن نے صحت، زراعت اور سائنس جیسے اہم موضوعات پر بھی عام لوگوں کو آگاہی فراہم کی۔ انھوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب ہر گھر میں شام کے اوقات میں دوردرشن کی نشریات کا انتظار کیا جاتا تھا اور یہ ادارہ عوام کے باہمی میل جول اور گفتگو کا محور بن گیا تھا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی شری آنند پرکاش مشرا (پروگرامنگ ہیڈ، دوردرشن اتر پردیش) نے طلبہ سے کہا کہ صحافت میں سب سے اہم چیز زبان پر کنٹرول اور بات چیت کی وضاحت ہے۔ انھوں نے کہا کہ صحافی صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ اپنی بات کو سادہ، موثر اور واضح انداز میں پیش کرے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگرچہ آج کے ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے دور میں ابلاغ کے ذرائع میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے، لیکن دوردرشن نے اپنی سنجیدہ اور معیاری پیشکشوں کے ذریعے جو اعتماد حاصل کیا تھا وہ آج بھی برقی میڈیا کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سیمینار کے مہمان ذی وقار کپل عمری (مشہور اداکار، ہدایتکار، پالی ووڈ) نے جنریشن-Z کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو محنت، ایمانداری اور نظم و ضبط کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ انھوں نے کہا کہ آج کے نوجوانوں کو مواقع سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ ہندوستانی ثقافت، روایات اور زبانوں کو اپنانا چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح دوردرشن نے اپنے سفر میں ہندوستانی سماج اور ثقافت کو مجتمع کرنے کا کام کیا ہے اور کس طرح یہ نشریاتی ادارہ ڈیجیٹل دور میں بھی اپنی مطابقت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس سیمینار کی نظامت ڈاکٹر کاظم رضوی اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر سچیدر شیکھر نے ادا کیے۔ اس سیمینار کے آخر میں وقفۂ سوالات میں طلبہ نے ماہرین اور مہمانوں سے دوردرشن اور برقی میڈیا کے متعلق سے سوالات کیے جن کا ان کی جانب سے تشفی بخش جواب دیا گیا۔ اس موقع پر شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کے طلبہ کے علاوہ دوسرے شعبے کے طلبہ نے بھی شرکت کی۔

इसका आयोजन हुआ। कॉलेज में नैपकिन वेंडिंग मशीन लगाई गई। (संवाद)

सरलता से ही मिलती है सफलता

लखनऊ। दूरदर्शन दिवस के मौके पर सोमवार को ख्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय के पत्रकारिता व जनसंचार विभाग में ''मीडिया फॉर नेशन बिल्डिंग दूरदर्शन की यात्रा'' विषय पर आधारित संगोष्ठी व वाद-विवाद प्रतियोगिता हुई। दूरदर्शन के प्रोग्रामिंग हेड आत्म प्रकाश मिश्रा ने कहा कि पत्रकारिता में सबसे अहम है भाषा पर पकड़ और संप्रेषण की स्पष्टता। एक पत्रकार तभी सफल हो सकता है जब वह अपनी बात को सरल प्रभावी और स्पष्ट ढंग से रख सके। विवि के कुलपति प्रो. अजय तनेजा डॉ. काजिम रिजवी, डॉ. शचिंद्र शेखर, डॉ. नसीब, मोहसिन हैदर, रोमा और यूसुफ सहित बड़ी संख्या में विद्यार्थी उपस्थित रहे। (संवाद)

वार्डनों का प्रशिक्षण कार्यक्रम शुरू

दुख पर विला
योगी ने अपन
जब तुमको
इसके अलाव
ने भी अपनी

गंगा की

लखनऊ। ल
बैठक हुई। मु
प्रज्ज्वलित क
गंगा व सहाय
आग्रह किया
प्रदूषणमुक्त

کھیل بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں: ڈاکٹر عارف عباس

دکشوتسو کے موقع پر گود لئے گاؤں کے اسکولوں میں روایتی کھیلوں کا انعقاد

لکھنؤ۔ 12 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں دکشوتسو کے موقع پر یونیورسٹی کی چانسلر و گورنر آنندی بین پٹیل کی ہدایات کے مطابق وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں یونیورسٹی کے ذریعے گود لیے گئے دیہی اسکولوں کے طلبہ کے لیے روایتی کھیلوں اور تفریحی مقابلوں کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ ایسے پروگراموں کا مقصد نہ صرف گاؤں کے بچوں کو روایتی کھیلوں سے روشناس کرانا ہے بلکہ ان کے اندر چھپی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے انہیں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا بھی ہے۔ اس طرح وہ بچے جو مختلف سماجی اور معاشی اسباب کی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں، اپنی خود اعتمادی بحال کر سکیں گے اور ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان کھیلوں اور تفریحی مقابلوں میں مختلف اسکولوں کے جماعت تین سے آٹھ تک کے طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مقابلوں میں ون لیگ ہاپ ریس، [illegible] آرم ریسلنگ اور تفریحی مقابلے شامل تھے۔ اس موقع پر کھیلوں کی اہمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عارف عباس (شعبہ فارسی) نے کہا کہ کھیل بچوں کی جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی تربیت میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے مقابلے دیہی بچوں کو اپنی پہچان بنانے اور اعتماد کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر عباس نے کہا کہ آج کے سائنسی اور ڈیجیٹل دور میں جہاں بچے موبائل اور کمپیوٹر کی دنیا میں محدود ہوتے جا رہے ہیں، وہاں کھیل ان کی صحت مند زندگی کے لیے لازمی ہیں۔ کھیل نہ صرف جسم کو توانا بناتے ہیں بلکہ بچوں میں ٹیم ورک، صبر، برداشت اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی کھیلوں میں دلچسپی دلائی جائے تو ان کی شخصیت کی تعمیر میں مثبت تبدیلی آئے گی۔ ڈاکٹر محمد شارق نے اسکول کے طلبہ سے کہا کہ ایسے پروگرام بچوں کو مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرتے ہیں، ان میں قیادت کے اوصاف اجاگر کرتے ہیں اور تعلیمی میدان میں بھی انہیں مزید کامیابی حاصل کرنے کا حوصلہ بخشتے ہیں۔ کھیل انسانی زندگی کا وہ پہلو ہیں جو جسمانی تندرستی کے ساتھ ساتھ ایک متوازن اور خوشحال معاشرے کی تشکیل میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر نتیش کمار (شعبہ [illegible])، ڈاکٹر [illegible] مشرا (چیئرمین گیمز کمیٹی اور این ایس ایس کوآرڈینیٹر)، [illegible] ڈاکٹر [illegible] اور ڈاکٹر احسن مہدی نے اہم کردار ادا کیا۔

दीक्षांत समारोह-2025 के उपलक्ष्य में पारंपरिक खेलों एवं प्रतियोगिताओं का आयोजन

लखनऊ। ख्वाजा मोइनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय, लखनऊ में दीक्षांत समारोह-2025 के उपलक्ष्य में विश्वविद्यालय द्वारा गोद लिए गए विद्यालयों के छात्र-छात्राओं के लिए पारंपरिक खेल एवं भाषण प्रतियोगिताओं का आयोजन किया गया। यह कार्यक्रम माननीय कुलाधिपति कार्यालय के आदेशानुसार तथा कुलपति प्रो. अजय तनेजा के नेतृत्व में संपन्न हुआ। इस प्रतियोगिता में कक्षा 3 से 8 तक के विद्यार्थियों ने उत्साहपूर्वक भाग लिया। खेलों में वन लेग हॉप रेस, रस्सी कूद और आर्म रैसलिंग शामिल थे, वहीं भाषण प्रतियोगिता ने बच्चों की प्रतिभा को निखारने का अवसर दिया। परिणामों में कक्षा वर्ग में आर्म रैसलिंग में पिंकी और फैज़ी, जबकि दौड़ प्रतियोगिता में ज्योति और नवनीत प्रथम स्थान पर रहे। कक्षा वर्ग में रस्सी कूद में माबिया और करण तथा दौड़ प्रतियोगिता में ज़ेबा और नितिन ने प्रथम स्थान प्राप्त किया। भाषण प्रतियोगिता में छात्र वर्ग से अभिषेक और छात्रा वर्ग से सायना प्रथम रहे। कार्यक्रम का संचालन डॉ. मोहम्मद शारिक, डॉ. आरिफ अब्बास, डॉ. मनीष कुमार, डॉ. नलिनी मिश्रा, लेफ्टिनेंट डॉ. बुशरा अलवेरा और डॉ. हसन मेहदी के मार्गदर्शन में सफलतापूर्वक संपन्न हुआ।

दीक्षांत समारोह-2025 के उपलक्ष्य में पारंपरिक खेलों एवं प्रतियोगिताओं का आयोजन

जमानुल हसन
सिटीज़न वॉयस,
संवाददाता
लखनऊ

लखनऊ। ख्वाजा मोइनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय, लखनऊ में दीक्षांत समारोह 2025 के उपलक्ष्य में माननीय कुलाधिपति कार्यालय के आदेशानुसार तथा माननीय कुलपति प्रो. अजय तनेजा के नेतृत्व में गोद लिए गए विद्यालयों के छात्र-छात्राओं के लिए पारंपरिक खेल एवं भाषण प्रतियोगिताओं का भव्य आयोजन किया गया।

इस आयोजन में कक्षा 3 से 8 तक के विद्यार्थियों ने उत्साहपूर्वक भाग लिया। प्रतियोगिताओं में वन लेग हॉप रेस, रस्सी कूद, आर्म रैसलिंग एवं भाषण प्रतियोगिता शामिल थीं। छात्र-छात्राओं ने अपनी प्रतिभा और खेल कौशल का प्रदर्शन करते हुए शानदार प्रदर्शन किया।

प्रमुख परिणाम

कक्षा 3–5

आर्म रैसलिंग (छात्राएं) - प्रथम-पिंकी, द्वितीय-सनाया, तृतीय- चांदनी

आर्म रैसलिंग (छात्र) - प्रथम-फैज़ी, द्वितीय-अंकुश, तृतीय-शोभित

रेस (छात्राएं) - प्रथम-ज्योति, द्वितीय-सनाया, तृतीय-अरीशा

रेस (छात्र) - प्रथम-नवनीत, द्वितीय-फैज़ी, तृतीय-शोभित

कक्षा 6–8

रस्सी कूद (छात्राएं) - प्रथमः माबिया, द्वितीय-ज़ेदा, तृतीय-सानिया बानो

रस्सी कूद (छात्र) - प्रथम करण, द्वितीय-विषयेंद्र, तृतीय-अन्नू कुमार

रेस (छात्राएं) - प्रथम-ज़ेबा, द्वितीय-साहिबा, तृतीय-माबिया

रेस (छात्र) - प्रथम-नितिन, द्वितीय-विभव, तृतीय-विषयेंद्र

भाषण प्रतियोगिता

छात्र वर्ग - प्रथम- अभिषेक, द्वितीय-अनु कुमार, तृतीय-आकाश चौधरी

छात्रा वर्ग - प्रथम- सायना, द्वितीय-वैष्णवी, तृतीय-प्रिया

कार्यक्रम का संचालन डॉ. मोहम्मद शारिक (शारीरिक शिक्षा विभाग), डॉ. आरिफ अब्बास (फारसी विभाग), डॉ. मनीष कुमार (वाणिज्य विभाग), डॉ. नलिनी मिश्रा (अध्यक्ष संस्कृत समिति एवं एनएसएस समन्वयक), लेफ्टिनेंट डॉ. बुशरा अलवेरा (ए.एन.ओ., एनसीसी) तथा डॉ. हसन मेहदी के पर्यवेक्षण में हुआ।

विद्यार्थियों ने प्रस्तुत किए समस्याओं के समाधान

लखनऊ। केएमसी भाषा विवि के कम्प्यूटर साइंस एंड इंजीनियरिंग विभाग की ओर से इंटरनल हैकथॉन का आयोजन किया गया। स्मार्ट इंडिया हैकथॉन के लिए हुई प्रतियोगिता में कुल 33 टीमों ने भाग लिया। प्रतिभागियों ने 33 नवाचारी विचारों पर कार्य करते हुए सामाजिक व तकनीकी समस्याओं के समाधान प्रस्तुत किए। संचालन सीएसई विभाग की सहायक आचार्य डॉ. शान ए फातिमा नें किया।

हिन्दी हमारी संस्कृति और हमारी पहचान

लखनऊ। भाषा विवि में आयोजित हिंदी दिवस समारोह में मुख्य वक्ता प्रोफेसर सूर्य प्रसाद दीक्षित ने हिंदी भाषा के महत्व और उसके इतिहास पर प्रकाश डाला। उन्होंने बताया कि किस तरह हिंदी ने भारत को एक सूत्र में पिरोने का कार्य किया है। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने कहा कि हिंदी केवल एक भाषा नहीं, बल्कि हमारी संस्कृति और हमारी पहचान है।

...मानवाधिकार आयोग का राष्ट्रीय पुरस्कार और उत्तर प्रदेश हिंदी संस्थान का निर्मल वर्मा पुरस्कार मिल चुका है। (माई सिटी रिपोर्टर)

स्नातक, परास्नातक में प्रवेश का मौका

लखनऊ। भाषा विवि ने स्नातक व परास्नातक की खाली सीटों पर प्रवेश के लिए आवेदन करने के लिए बुधवार को पोर्टल दोबारा खोल दिया। प्रक्रिया 29 अगस्त तक चलेगी। प्रवक्ता डॉ. रुचिता ने बताया कि विवि में बीटेक (सिविल, मैकेनिकल, बायोटेक्नोलॉजी, कंप्यूटर साइंस), बीए (ऑनर्स), बीबीए, बीसीए, एमबीए, एमसीए सहित स्नातक व स्नातकोत्तर पाठ्यक्रम चलाए जा रहे हैं। (संवाद)

اردو زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت: پروفیسر خواجہ اکرام الدین

شعبۂ اردو میں "اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی" کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ (قومی بھارت) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں "اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی" کے موضوع پر اٹل ہال میں ایک شاندار سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر فخر عالم صدر شعبۂ اردو نے مہمانان گرامی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع عصر حاضر کی سب سے بڑی ضرورت اور وقت کا تقاضا ہے۔ انھوں نے اپنی گفتگو میں کہا کہ اردو زبان صدیوں سے علمی، ادبی اور تہذیبی روایت کی امین رہی ہے اور آج یہ ضروری ہے کہ اس زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے تاکہ یہ نئی نسل کے لیے زیادہ قابل فہم اور قابل رسائی بن سکے۔ انھوں نے سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد اساتذہ، طلبہ اور محققین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں وہ اردو اور ٹیکنالوجی کے باہمی تعلق پر کھل کر بحث کر سکیں اور زبان کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے نئی راہیں تلاش کر سکیں۔ اس سیمینار کی صدارت یونیورسٹی کے معزز وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔

انھوں نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شعبۂ اردو ایک ایسے موضوع پر سیمینار منعقد کر رہا ہے جس کی معاصر عہد میں بڑی اہمیت ہے کیونکہ اب کوئی بھی زبان بغیر ٹیکنالوجی آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ زبان گنگا جمنی تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے لہٰذا اس کو مسلسل فروغ دینے کی کوشش جاری رہنی چاہیے۔ سائنسی علوم کے ارتقاء نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے اور اردو بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔

رپورٹ کے مطابق جدید سائنسی ایجادات نے انسان کی طرز زندگی میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ نے اردو زبان کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔ خاص طور پر سائنسی اور فنی مضامین کی تدریس و تحقیق میں اردو زبان کا کردار مزید بڑھ گیا ہے۔

भाषा पर पकड़ व संप्रेषण की स्पष्टता पत्रकारिता में जरूरी : मिश्र

लखनऊ (एसएनबी)। दूरदर्शन दिवस के अवसर पर 'मीडिया फॉर नेशन बिल्डिंगः दूरदर्शन की यात्रा' विषय पर आधारित राष्ट्रीय संगोष्ठी एवं वाद-विवाद प्रतियोगिता का आयोजन हरदोई रोड स्थित भाषा विश्वविद्यालय के पत्रकारिता एवं जनसंचार विभाग में किया गया। कार्यक्रम का शुभारंभ दीप प्रज्वलन और सरस्वती वंदना के साथ हुआ। कार्यक्रम में मुख्य अतिथि आत्म प्रकाश मिश्र (प्रोग्रामिंग हेड, दूरदर्शन उत्तर प्रदेश) ने विद्यार्थियों से कहा कि पत्रकारिता में सबसे अहम है भाषा पर पकड़ और संप्रेषण की स्पष्टता है। एक पत्रकार तभी सफल हो सकता है जब वह अपनी बात को सरल, प्रभावी और स्पष्ट ढंग से रख सके। उन्होंने विद्यार्थियों को सचेत करते हुए ब्रेन रॉट इफेक्ट की चर्चा की, जो आज की पीढ़ी में मीडिया की अंधाधुंध खपत के कारण बढ़ता जा रहा है। श्री मिश्र ने ज़ोर दिया कि सतही जानकारी पर निर्भर रहने से गहन अध्ययन और आलोचनात्मक सोच की आदत कमज़ोर होती है, जो पत्रकारिता के भविष्य के लिए चुनौतीपूर्ण है।

मीडिया फॉर नेशन बिल्डिंग एवं वाद-विवाद प्रतियोगिता

दूरदर्शन दिवस पर राष्ट्रीय संगोष्ठी

उन्होंने यह भी कहा कि डिजिटल युग में दूरदर्शन आज भी अपनी विश्वसनीयता और सांस्कृतिक जड़ों से जुड़े रहने की वजह से प्रासंगिक है। उन्होंने विद्यार्थियों को प्रेरित करते हुए कहा कि पत्रकारिता का कार्य केवल समाचार संप्रेषण नहीं बल्कि भारतीय परंपरा, कला, भाषा और सांस्कृतिक धरोहर के संरक्षण का भी दायित्व है।

वहीं विशिष्ट अतिथि कपिल तिलहरी (प्रसिद्ध अभिनेता/निर्देशक, बॉलीवुड) ने जनरेशन-ज़ेड की विशेषताओं पर प्रकाश डालते हुए छात्रों को कठिन परिश्रम, ईमानदारी और अनुशासन के महत्व से अवगत कराया। उन्होंने कहा कि आज के युवाओं को अवसरों का लाभ उठाने के साथ-साथ भारतीय संस्कृति, परंपराओं और भाषाओं को आत्मसात करना चाहिए। उन्होंने बताया कि कैसे दूरदर्शन ने अपनी यात्रा में भारतीय समाज और संस्कृति को एकजुट करने का कार्य किया है और डिजिटल युग में भी यह प्रसारक संस्था अपनी प्रासंगिकता बनाए हुए है।

संगोष्ठी के अंतर्गत आयोजित वाद-विवाद प्रतियोगिता का विषय कृत्रिम बुद्धिमत्ता समाचार कक्षों में: वरदान या पत्रकारिता के लिए खतरा रहा। प्रतियोगिता में विद्यार्थियों ने प्रस्तावना और विपक्ष में अपने-अपने पक्ष को प्रभावशाली ढंग से प्रस्तुत किया। निर्णायक के रूप में डॉ. राहुल मिश्रा और डॉ. पूनम रहे। कार्यक्रम में डॉ. शचिन्द्र, रोमा और तनिशा माथुर सहित बड़ी संख्या में विद्यार्थी उपस्थित रहे। कार्यक्रम का संयोजन विभागाध्यक्ष एवं कार्यक्रम प्रभारी डॉ. रुचिता सुजय चौधरी ने किया।

बापू बाजार में स्टॉल बने आकर्षण का केंद्र

लखनऊ। ख्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय में स्वच्छता पखवाड़ा के अंतर्गत गृह विज्ञान विभाग और विज्ञान संकाय की ओर से सोमवार को बापू बाजार लगा। इसकी शुरुआत कुलपति प्रो. तनेजा की। बाजार में इडली-सांभर, पास्ता, भेल, फ्रूट चाट, पानी पुरी, पोहा, समेत कई व्यंजनों के स्टॉल लगाए गए हैं। (संवाद)

قوموں اور تہذیبوں کو جوڑنے کا موئثر وسیلہ ہیں زبانیں: پروفیسر اجے تنیجہ

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی میں ’یورپی زبان کا دن‘ کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

(پی این این)

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی و جدید یورپی و ایشیائی زبانوں کے زیرِ اہتمام آج ”یوروپی زبان کا دن“ کے موقع پر یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر کے دفتر کی ہدایات کے مطابق ”زبان اور اتحاد اقوام عالم“ کے موضوع پر یوم تاسیس کی مناسبت ایک پروگرام انعقاد کیا گیا۔

اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنی صدارتی تقریر میں اس اہم موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ زبانیں محض اظہارِ خیال کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ تہذیبوں کے ملاپ اور دلوں کو جوڑنے کا سب سے موثر وسیلہ ہیں۔ دنیا کی مختلف قومیں، ثقافتیں اور معاشرتیں اگر ایک دوسرے کو سمجھنے اور قریب آنے میں کامیاب ہوئی ہیں تو اس میں سب سے بڑا کردار زبانوں کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ متحدہ ہو یا کوئی اور عالمی پلیٹ فارم، زبانوں کے بغیر عالمی اتحاد اور امن قائم نہیں ہو سکتا۔“ انہوں نے مزید کہا کہ: ”خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اپنے قیام ہی سے زبانوں کے فروغ اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے لیے کوشاں ہے۔ ہم نہ صرف یورپی بلکہ ایشیائی اور دیگر عالمی زبانوں کی تدریس و تحقیق کے ذریعے طلبہ کو عالمی برادری کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آنے والے دنوں میں یونیورسٹی ایسے اقدامات کرے گی جن سے طلبہ عالمی سطح پر اپنی پہچان بنا سکیں اور کثیر لسانی تربیت کے ذریعے دنیا میں امن، اتحاد اور ترقی کے سفیر بن سکیں۔ شعبۂ انگریزی کی صدر پروفیسر تنویر خدیجہ نے کہا کہ ہمارے شعبے کی یہ ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ طلبہ زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتوں اور تمدنی اقدار کو بھی سمجھیں۔ اس طرح وہ نہ صرف ایک بہتر پروفیشنل بن سکتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر امن، بھائی چارے اور ترقی کے علمبردار بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ زبانوں کی تعلیم طلبہ میں برداشت، مکالمے اور احترامِ آدمیت کا شعور پیدا کرتی ہے۔ جو آج کے دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ پروفیسر تنویر خدیجہ نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی کی یہ پہچان ہونی چاہیے کہ یہ صرف زبانوں کی تعلیم دینے والا ادارہ نہیں بلکہ عالمی ہم آہنگی، یکجہتی اور امن کا پیغامبر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے فارغ التحصیل طلبہ مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے سفیر بن کر دنیا کو ایک بہتر اور متحد جگہ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہارون رشید نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ یورپی زبان کا دن صرف لسانی جشن نہیں بلکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ زبانیں دنیا کو قریب لانے کا سب سے مضبوط وسیلہ ہیں۔ زبان کے ذریعے نہ صرف خیالات اور جذبات منتقل ہوتے ہیں بلکہ مختلف قومیں ایک دوسرے کی تہذیب، تاریخ اور اقدار کو بھی بہتر طور پر سمجھ پاتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی یہ کوششیں قابلِ تحسین ہیں کہ وہ کثیر لسانی تعلیم کو فروغ دے کر طلبہ کو ایک عالمی شہری بنانے کی سمت میں عملی اقدامات کر رہی ہے۔ آج کے دور میں جب غلط فہمیوں اور بد اعتمادی کی بنیاد پر فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں، وہاں زبان اور ثقافت کا مطالعہ امن و محبت کی فضا قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ خصوصی تقریب دن بھر جاری رہی جس میں طلبہ کے لیے کئی علمی و ثقافتی سرگرمیاں شامل رہیں۔ سب سے اہم ”ٹاک شو“ تھا جس میں طلبہ کو وائس چانسلر سے براہِ راست گفتگو کا موقع ملا۔

एक विशेष पहल की गई। इस पहल में कक्षा 11 की छात्रा कु. वंशिका अग्रवाल को पूरे एक दिन के लिए विद्यालय की प्रधानाचार्या की जिम्मेदारी सौंपी गई।

छात्रा ने प्रधानाचार्या का पद संभालते में कम्प्यूटर प्रयोगशाला का उद्घाटन करके एक नई विज्ञान प्रयोगशाला बनाने का निर्देश दिया।

विद्यालय के शिक्षकों ने इस अनोखी पहल का स्वागत किया। डॉ. राजेंद्र बहादुर सिंह ने कहा कि यह कार्यक्रम छात्राओं को नेतृत्व कौशल और जिम्मेदारी का अहसास कराने के लिए महत्वपूर्ण है। इससे उनका आत्मविश्वास बढ़ेगा और वे भविष्य

छात्रा ने इस अनुभव को जीवन का यादगार क्षण बताते हुए कहा कि आज मुझे समझ आया कि प्रधानाचार्या का कार्य कितना जिम्मेदार और चुनौतीपूर्ण होता है।

भाषा विवि में मनाया गया फॉर्मासिस्ट दिवस

लखनऊ। विश्व फार्मासिस्ट दिवस के अवसर पर ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय के फार्मेसी संस्थान में विभिन्न शैक्षणिक एवं सांस्कृतिक कार्यक्रमों का आयोजन हुआ। कार्यक्रम का शुभारम्भ विश्वविद्यालय के कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने किया। उन्होंने कहा कि फार्मासिस्ट केवल दवाओं का वितरण करने वाला नहीं है, बल्कि रोगी और समाज दोनों के लिए स्वास्थ्य सुरक्षा कवच है। उन्होंने विद्यार्थियों से समाज सेवा एवं पेशे की नैतिकता का पालन करने का आह्वान किया और कहा कि गुणवत्तापूर्ण स्वास्थ्य व्यवस्था में फार्मासिस्ट की भूमिका रीढ़ की हड्डी के समान है। विशिष्ट अतिथि डॉ. संजय मिश्रा, सचिव, भारतीय कृषि अनुसंधान परिषद (आईसीएआर), लखनऊ ने विद्यार्थियों को संबोधित करते हुए कहा कि फार्मासिस्ट नई दवाओं के शोध, निर्माण, वितरण और सुरक्षित उपयोग की प्रक्रिया में एक महत्वपूर्ण कड़ी हैं। डीन प्रो. चंदना डे ने विद्यार्थियों को प्रेरित करते हुए कहा कि फार्मेसी केवल एक पेशा नहीं बल्कि मानवता की सेवा का माध्यम है। वहीं, फार्मेसी संस्थान की निदेशक प्रो. शालिनी त्रिपाठी ने विद्यार्थियों को अनुसंधान, नवाचार और समाजसेवा में सक्रिय भागीदारी के लिए प्रेरित किया। कार्यक्रम के अंतर्गत पोस्टर, रंगोली, मॉडल, तात्कालिक भाषण, क्विज एवं प्रेजेंटेशन प्रतियोगिताओं का आयोजन किया गया।

विचारों को याद किया।

लघु फिल्म अ... प्रदेश में पहल...

लखनऊ। प्रधानमं... हैं विभिन्न अभियानों... फिल्म चलो जीते हैं के... जीवन के प्रेरणादायक... पहुंचाकर प्रेरित करने... फिल्म को निःशुल्क दि... आनंद द्विवेदी के नेतृत्व... लखनऊ में प्रदेश स्तर... उपाध्यक्ष सौरभ वाल्मी... सिनेमा घरों में फिल्म को... में लगभग 11,240 लो... प्रथम स्थान प्राप्त किया

वॉयस

कला कार्यशाला एक्सप्रेशन्स में उभरीं प्रतिभाएं

लखनऊ। केएमसी भाषा विश्वविद्यालय में आयोजित तीन दिवसीय कला कार्यशाला एक्सप्रेशन्स का समापन हुआ। मुख्य अतिथि कुलपति प्रो. अजय तनेजा की पत्नी डॉ. मोनिका तनेजा, विशिष्ट अतिथि अंग्रेजी और आधुनिक यूरोपीय भाषाएं के विभागाध्यक्ष प्रो. तनवीर खदीजा रहीं। आर्ट गैलरी की नोडल अधिकारी डॉ. रुचिता सुजय चौधरी कार्यशाला ने गतिविधियों की जानकारी दी।

آنگن باڑی بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ ہے: مونیکا تینجا

دکشوتسو کے موقع پر گود لئے گئے گاؤں کے آنگن باڑی مراکز کا معائنہ

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی کے ذریعے گود لئے گاؤں میں آنگن باڑی مراکز کا اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر کے ہدایات کے مطابق وائس چانسلر پروفیسر اجے تینجا کی رہنمائی میں معائنہ کیا گیا اس معائنہ ٹیم کی قیادت این ایس ایس کوارڈینیٹر اور کلچرل کمیٹی کی چیر پرسن ڈاکٹر نلنی مشرا نے کی۔ اس ٹیم میں مونیکا تینجا اور ڈاکٹر راج کمار شامل تھے۔

اس جائزے کا بنیادی مقصد بچوں کی نگہداشت، تعلیم اور آنگن باڑی کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کا اندازہ لگانا تھا تا کہ جائزے کے بعد کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر گود لئے گئے گاؤں کے آنگن باڑی مراکز کی بہتری کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ آنگن باڑی مراکز کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے جن معیارات کو بنیاد بنایا گیا ان میں بالخصوص مراکز کی صفائی ستھرائی، بچوں کی باقاعدہ حاضری، صحت اور تغذیہ کی صورتحال، ذاتی و اجتماعی صفائی کے انتظامات اور بچوں کے لیے ماحول کی دوستانہ فضا کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔ اس موقع پر کمیٹی کے اراکین نے مراکز میں موجود بچوں سے گفتگو بھی کی اور ان کی تعلیمی و ہم نصابی سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا۔ اس موقع پر محترمہ مونیکا تینجا نے کہا کہ آنگن باڑی بچے کی بنیادی نشوونما کا پہلا زینہ ہے اس لیے ان اداروں کی مضبوطی دراصل سماج کے مستقبل کی مضبوطی ہے۔ اگر یہ مراکز بہتر ہوں تو بچوں کی تعلیمی، ذہنی اور جسمانی ترقی بھی یقینی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آنگن باڑی کارکنان کو جدید تربیت فراہم کی جانی چاہیے تا کہ وہ نئے تدریسی طریقوں اور صحت سے متعلق آگاہی کے پروگراموں کو بہتر طور پر نافذ کر سکیں۔ ساتھ ہی، والدین کو بھی وقتاً فوقتاً آگاہی ورکشاپس میں شامل کیا جائے تا کہ وہ بچوں کی صحت اور تعلیم میں فعال کردار ادا کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر راج کمار سنگھ نے آنگن باڑی مراکز کو مقامی تاریخ اور ثقافت سے جوڑنے کی تجویز پیش کی۔ آخر میں ڈاکٹر نلنی مشرا نے صفائی اور صحت کے حوالے سے بیداری کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ صفائی اور صحت کے معیار پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آنگن باڑی مراکز میں متوازن غذا اور صحت کی جانچ باقاعدگی سے ہو تو یہ بچے مستقبل میں بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ آنگن باڑی میں روزانہ ہاتھ دھونے، صاف پانی پینے اور صفائی کے بنیادی اصولوں کو عملی طور پر سکھایا جانا چاہیے تا کہ بچے کم عمری ہی سے صحت مند عادات اپنا سکیں۔

طلبہ کی شخصیت اور ذہن سازی میں اساتذہ کا اہم کردار: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں یوم اساتذہ کے موقع پر تقریب کا اہتمام

لکھنؤ، 4 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ کے اٹل آڈیٹوریم میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی صدارت میں یوم اساتذہ کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس تقریب کے صدر پروفیسر اجے تنیجا نے تمام اساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کی زندگی میں ایک استاذ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ استاذ نہ صرف اپنے طلبہ کی ذہن سازی کرتا ہے بلکہ اس کی شخصیت کے پوشیدہ جوہروں کو روشن اور منور کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا جتنی عظیم شخصیتیں تاریخ میں موجود ہیں ان کو عظیم بنانے میں ان کے اساتذہ کی بے پناہ محنتیں رہی ہیں۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ نہ صرف نوجوان ذہنوں کی تعمیر وتشکیل میں اہم کردار ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے کلاس روم میں ہندوستان کے نوجوانوں کا روشن مستقبل لکھ رہے ہوتے ہیں۔لیکن اس کے ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم سب کو پیشہ وارانہ اور علمی دیانت داری سے کام لیتے ہوئے اپنے طلبہ کے مستقبل کی تعمیر کرنا چاہیے اس لئے کہ ہماری ذراسی کوتاہی سے ایک پوری نسل کا بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور ان ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ اس کو انصاف کے ساتھ بجالانے کی ضرورت ہے۔اس موقع پر انھوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ کے لئے یہ احتساب کرنے کا دن ہے کہ وہ اپنے فرض کو بخوبی انجام دے رہے ہیں یا نہیں، وہ اپنے طلبہ کی صحیح سمت میں رہنمائی کررہے ہیں یا اپنی خدمات کو ایک ڈیوٹی سمجھ کر انجام دے رہے ہیں اور پھر بے فکر ہوکر وقت کے ہنگاموں میں گم ہوجاتے ہیں۔انھوں نے طلبہ سے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ خود کو نظم وضبط میں رکھیں اور اپنے مقاصد پر توجہ دیں۔تمام طلبہ علم کی اہمیت اور اس کی عظمت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔علم ہی ایک ایسا چراغ ہے جو آپ کی زندگی کو روشن اور منور کرسکتا ہے اور معاصر عہد کی صارفی معاشرے میں آپ کی قدر وقیمت کو بڑھا سکتا ہے۔اس اہم موقع پر تمام اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ڈین اکیڈمک پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ یوم اساتذہ منانے کا اہم اور بنیادی مقصد سماج میں اساتذہ اور محسنین کے عظیم الشان کردار کو اجاگر کرنا ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ تعلیمی ادارے کی اہمیت وعظمت مسلم ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں آدمی کو انسانیت کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے،ان کی اصلاح کی جاتی ہے،ان کو انسانیت کی خدمت کے لیے تیار کیا جاتا ہے،اور یہ کام خود بخود نہیں ہوتا بلکہ ماہر اساتذ[...] کرام کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔اس موق[...] پرایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے طلبہ نے مختلف ثقاف[...] پروگرام پیش کئے اور استقبالیہ گیت ڈاکٹر وبھا سنگھ او[...] ان کی ٹیم نے بہترین انداز میں پیش کیا۔اس کے ساتھ ہی استاذ اور طلبہ کے درمیان روایتی اور موجودہ عہد میں بنتے بگڑتے رشتوں کو بنیاد بنا کر ایک مختصر ڈرامہ بھی کھیل[...] گیا جسے اساتذہ نے خوب خوب تعریف کی۔آخر میں پروفیسر چندنا ڈے نے تمام اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ا[...] کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔اس تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر شت[...] مشرا نے ادا کیا۔ اس پروقار تقریب کے موقع پ[...] پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر فخر عالم ،پروفیسر تنوی[...] خدیجہ،ڈاکٹر پونم چودھری،ڈاکٹر راہل مشرا اور ڈاکٹ[...] راج کمار کے علاوہ تمام اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلب[...] موجود تھے۔

कम्युनिकेशन्स ऋषि खन्ना ने दी है।

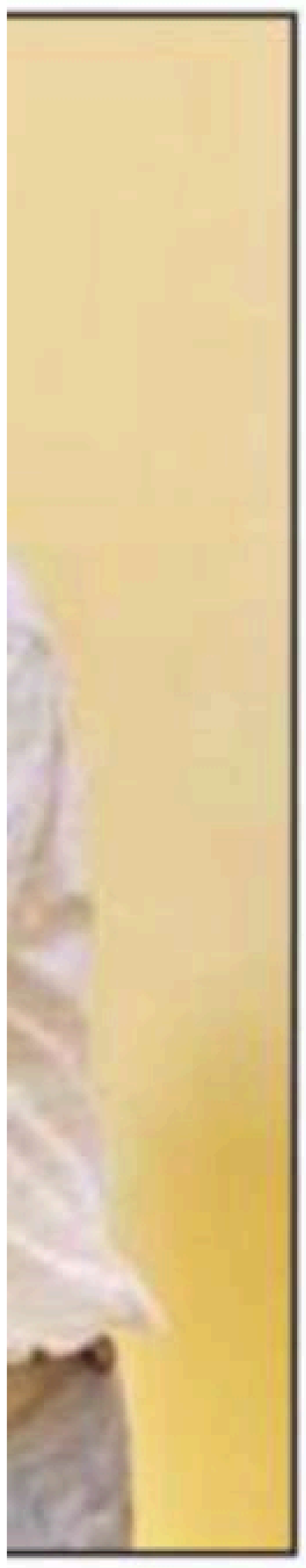

अकादमिक और उद्योग जगत के बीच व्यावहारिक सेतु निर्माण के बताये उपाय

लखनऊ। ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय में प्रथम अंतर्राष्ट्रीय संकाय विकास कार्यक्रम (आईएफडीपी) के छठे दिन व अंतिम दिन रविवार को आयोजन हुआ। कुलपति प्रो. अजय तनेजा के मार्गदर्शन में वाणिज्य विभाग की अफरीन फातिमा ने इस अंतर्राष्ट्रीय कार्यक्रम का ऑनलाइन माध्यम से संयोजन और समन्वय किया।

इस छह दिवसीय कार्यक्रम की थीम रही, सभी विषयों में अभिनव शिक्षण पद्धतियां: अकादमिक जगत और उद्योग व्यवहार के बीच सेतु निर्माण। यह कार्यक्रम 8 से 13 सितम्बर तक आयोजित हुआ, जिसमें देश-विदेश से लगभग 50 प्रतिभागियों ने सक्रिय सहभागिता की। कार्यक्रम की सफलता में तकनीकी स्टाफ मोहम्मद हुदा और श्री सैयद तौसीफ अहमद का योगदान उल्लेखनीय रहा। छठे दिन आयोजित सत्रों में विशेषज्ञों ने अपने अनुभव और शोध साझा किए। प्रमुख सत्र में अफरीन फातिमा ने उच्च शिक्षा में तनाव प्रबंधन विषय पर व्याख्यान दिया। प्रो. संजय मेधावी ने पाठ्यक्रम विकास में एआई के उपयोग पर विचार रखे। अपूर्वा शर्मा ने दैनिक उदाहरणों पर आधारित केस स्टडी के माध्यम से अकादमिक और उद्योग जगत के बीच व्यावहारिक सेतु निर्माण के उपाय बताए। अफरीन फातिमा ने शोध में कंसेंसस एआई और प्रस्तुतीकरण में गामा एआई के व्यावहारिक प्रयोग का प्रशिक्षण दिया। समापन सत्र में मुख्य अतिथि प्रो. राज अग्निहोत्री, प्रोफेसर, आयोवा स्टेट यूनिवर्सिटी, अमेरिका ने एआई का भविष्य विषय पर विचारोत्तेजक तथ्य साझा किए। उन्होंने कहा कि आने वाली फीलिंग इकॉनमी में पढ़ना, लिखना और संवाद करना मानव जीवन रक्षा के लिए आवश्यक कौशल होंगे। प्रतिभागियों ने सभी सत्रों के प्रति अत्यंत सकारात्मक प्रतिक्रिया व्यक्त की, जिसने इस प्रथम अंतर्राष्ट्रीय संकाय विकास कार्यक्रम को उल्लेखनीय सफलता प्रदान की।

ारी

ौर प्रदेश
महामंत्री
ष्टकोण से
क्त प्रदेश
ा आभार
ा में सदैव
ा में कार्य
ारी सेवा
ासन के
ी बैठकें
और यह
ाथ अन्य
ा करेगी।

मीनी स्तर तक मजबूत करना है: ऋषेन्द्र सिंह

خواجہ یونیورسٹی میں انسانی زنجیر بنا کر دیا گیا صفائی کا پیغام

لکھنؤ (نامہ نگار) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں 'سوچھتا ہی سیوا' مہم کے تحت جمعہ کو انسانی زنجیر بنا کر صفائی کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام کا مقصد طلباء اور اساتذہ کے درمیان صفائی کے سلسلے میں بیداری پیدا کرنا اور معاشرے میں صفائی اور صحت مند ماحول کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر وائس چانسلر نے کہا کہ 'سوچھتا ہی سیوا' مہم صرف صفائی تک محدود نہیں ہے بلکہ ایک سماجی تحریک ہے۔ سب کی فعال شرکت سے معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ یہ پروگرام یونیورسٹی کی ثقافتی کمیٹی کی صدر ڈاکٹر منی مشرا کی قیادت میں اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، ڈین ڈاکٹر نیرج شکلا، کمیٹی اراکین اور یونیورسٹی کنبہ کے ممبران موجود تھے۔

اردو کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت : پروفیسر خواجہ اکرام الدین

شعبہ اردو میں " اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی " کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں "اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی" کے موضوع پر اٹل ہال میں ایک شاندار سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر فخر عالم صدر، شعبہ اردو نے مہمانان گرامی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع عصر حاضر کی سب سے بڑی ضرورت اور وقت کا تقاضا ہے۔ انھوں نے اپنی گفتگو میں کہا کہ اردو زبان صدیوں سے علمی، ادبی اور تہذیبی روایت کی امین رہی ہے اور آج یہ ضروری ہے کہ اس زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے تاکہ یہ نئی نسل کے لیے زیادہ قابل فہم اور قابل رسائی بن سکے۔ انھوں نے سیمینار کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد اساتذہ، طلبہ اور محققین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں وہ اردو اور ٹیکنالوجی کے باہمی تعلق پر کھل کر بحث کر سکیں اور زبان کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے نئی راہیں تلاش کر سکیں۔ اس سیمینار کی صدارت یونیورسٹی کے معزز وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شعبہ اردو ایک ایسے موضوع پر سیمینار منعقد کر رہا ہے، جس کی معاصر عہد میں بڑی اہمیت ہے کیونکہ اب کوئی بھی زبان بغیر ٹیکنالوجی آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ زبان گنگا جمنی تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے لہٰذا اس کو مسلسل فروغ دینے کی کوشش جاری رہنی چاہیے۔ سائنسی علوم کے ارتقاء نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے اور اردو بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جدید سائنسی ایجادات نے انسان کی طرز زندگی میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ نے اردو زبان کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔ خاص طور پر سائنسی اور فنی مضامین کی تدریس و تحقیق میں اردو زبان کا کردار مزید بڑھ گیا ہے۔

مہمان خصوصی پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین (جواہر لال نہرو یونیورسٹی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو زبان میں سائنسی مضامین کے تراجم اور نصابی کتابوں کی تیاری نہ صرف خوش آئند عمل ہے بلکہ نئی نسل کو عالمی سطح کی سائنسی ترقی سے ہم آہنگ کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ آج مختلف ادارے اور تعلیمی انجمنیں اردو میں سائنسی اصطلاحات کے فروغ اور معیاری علمی مواد کی تیاری کے لیے سرگرم عمل ہیں، جو اس زبان کے مستقبل کے لیے نہایت حوصلہ افزا بات ہے۔ پروفیسر خواجہ اکرام نے اس نکتے پر زور دیا کہ جدید دنیا میں کسی بھی زبان کی بقا اور ارتقا کا انحصار اس کے سائنسی اور فنی علوم سے تعلق پر ہے۔ اگر اردو زبان نے سائنسی اور ٹیکنیکل میدان میں ترقی کے تقاضے پورے کیے تو یہ نہ صرف اپنی افادیت میں اضافہ کرے گی بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط اور مستحکم زبان کے طور پر بھی ابھرے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اگر اس زبان کو ڈیجیٹل دنیا میں فعال کردار دینا ہے تو اسے نئی جہتوں اور جدید شعبوں میں استعمال کے مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔ ان کے مطابق زبانیں اسی وقت زندہ اور فعال رہتی ہیں جب وہ بدلتے ہوئے حالات کو قبول کرتی ہیں اور اپنے اندر جدت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اردو بھی اپنی فطری وسعت اور لچک کی بدولت اس صلاحیت سے بہرہ مند ہے اور اگر اس سمت سنجیدہ اقدامات کیے جائیں تو یہ زبان دنیا کی بڑی اور موثر زبانوں کی صف میں شامل ہو سکتی ہے۔ اس سیمینار کے مہمان ذی پروفیسر عباس رضا نیر نے کہا کہ اردو زبان اپنی فطری وسعت اور لچک کے باعث جدید علوم وفنون کو اپنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ کے اس دور میں اردو کو ڈیجیٹل نظام میں جگہ دلانے کے لیے مربوط اور سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ پروفیسر نیر کے مطابق اردو کے فروغ کے لیے سائنسی مضامین کے معیاری تراجم، نئی اصطلاحات کی تشکیل اور آن لائن ڈیٹا بیس کی تیاری پر فوری توجہ دینی ہوگی تاکہ طلبہ، اساتذہ اور محققین آسانی سے سائنسی وسماجی علوم تک رسائی حاصل کر سکیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے شعبے میں اردو کو فعال کرنے سے یہ زبان جدید تحقیق اور علم کے عالمی دھارے میں شامل ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب پروفیسر اشرفی نے کہا کہ آج کی دنیا میں وہی زبانیں ترقی کرتی ہیں جو ٹیکنالوجی کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتی ہیں۔ ان کے مطابق اردو کو محض ادبی اظہار تک محدود کر دینا اس کی وسعتوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ پروفیسر اشرفی نے اس بات پر زور دیا کہ اردو زبان کو موبائل ایپلی کیشنز، ای-لرننگ پلیٹ فارمز، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل لائبریریوں کے ذریعے فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ نئی نسل اس سے براہ راست مستفید ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اردو زبان کو عصری علوم اور ٹیکنالوجی سے جوڑ دیا جائے تو یہ نہ صرف اپنی بقا قائم رکھ سکے گی بلکہ عالمی سطح پر بھی اپنی شناخت کو مستحکم کرے گی۔ ماہرین تعلیم کا یہ بھی کہنا ہے کہ اردو کی ترقی اب صرف تعلیمی اداروں یا ادبی محفلوں تک محدود نہیں رہ سکتی بلکہ اسے عملی زندگی، سائنسی میدانوں، کاروبار، اور ابلاغی ذرائع میں بھی جگہ دلانا ضروری ہے۔ ان کے مطابق اگر جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے میں اردو زبان نے تاخیر کی تو یہ محض ایک ادبی زبان بن کر رہ جائے گی، لیکن اگر بروقت اقدامات کیے گئے تو اردو دنیا کی بڑی اور فعال زبانوں کی صف میں شامل ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر جاوید اختر مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی پٹنہ نے کہا کہ ڈیجیٹل دنیا میں زبانوں کی بقا اور ترقی اسی وقت ممکن ہے جب انہیں کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور مصنوعی ذہانت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ اردو زبان اپنی فطری وسعت اور لچک کی بنا پر نہ صرف اس عہد کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ دیگر زبانوں کے ساتھ شانہ بشانہ آگے بڑھنے کی بھی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اردو میں ای بکس، آن لائن لغات، ڈیجیٹل لائبریریوں اور تعلیمی مواد کی تیاری پر کام تیز کیا جانا چاہیے تاکہ یہ زبان تعلیمی اور تحقیقی میدان میں مزید فعال کردار ادا کر سکے۔ اس سیمینار میں علیشاہ رضوی اور دیگر ریسرچ اسکالر نے اپنے مقالے پیش کیے اور حسن اکبر ریسرچ اسکالر نے غزل خوانی کی۔ اس سیمینار کی انعقاد میں کنوینر ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر نے اہم کردار ادا کیا۔ اور اس کی نظامت ڈاکٹر ظفر النقی اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر محمد اکمل نے ادا کیے۔ اس سیمینار کے آخری مرحلے میں کنوینر ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر نے تمام شرکاء اور ان طلبہ کا جنہوں اس سیمینار کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پروفیسر ثوبان سعید، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر عبدالحفیظ، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارت سدیپ اور ڈاکٹر موسیٰ رضا کے علاوہ دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔

اردو زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت: پروفیسر خواجہ اکرام الدین

شعبۂ اردو میں "اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی" کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ، 16 ستمبر (پی آر) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں "اردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی" کے موضوع پر اٹل ہال میں ایک شاندار سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر فخر عالم صدر شعبۂ اردو نے مہمانانِ گرامی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع عصر حاضر کی سب سے بڑی ضرورت اور وقت کا تقاضا ہے۔ انھوں نے اپنی گفتگو میں کہا کہ اردو زبان صدیوں سے علمی، ادبی اور تہذیبی روایت کی امین رہی ہے اور آج یہ ضروری ہے کہ اس زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے تاکہ یہ نئی نسل کے لیے زیادہ قابل فہم اور قابل رسائی بن سکے۔ انھوں نے سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد اساتذہ، طلبہ اور محققین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں وہ اردو اور ٹیکنالوجی کے باہمی تعلق پر کھل کر بحث کر سکیں اور زبان کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے نئی راہیں تلاش کر سکیں۔ اس سیمینار کی صدارت یونیورسٹی کے معزز وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ شعبۂ اردو ایک ایسے موضوع پر سیمینار منعقد کر رہا ہے جس کی معاصر عہد میں بڑی اہمیت ہے کیونکہ اب کوئی بھی زبان بغیر ٹیکنالوجی آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ زبان گنگا جمنی تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے لہٰذا اس کو مسلسل فروغ دینے کی کوشش جاری رہنی چاہیے۔ سائنسی علوم کے ارتقاء نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے اور اردو بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جدید سائنسی ایجادات نے انسان کی طرز زندگی میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ نے اردو زبان کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔ خاص طور پر سائنسی اور فنی مضامین کی تدریس و تحقیق میں اردو زبان کا کردار مزید بڑھ گیا ہے۔ مہمانِ خصوصی پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین (جواہر لال نہرو یونیورسٹی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو زبان میں سائنسی مضامین کے تراجم اور نصابی کتابوں کی تیاری نہ صرف خوش آئند عمل ہے بلکہ نئی نسل کو عالمی سطح کی سائنسی ترقی سے ہم آہنگ کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ آج مختلف ادارے اور تعلیمی انجمنیں اردو میں سائنسی اصطلاحات کے فروغ اور معیاری علمی مواد کی تیاری کے لیے سرگرم عمل ہیں، جو اس زبان کے مستقبل کے لیے نہایت حوصلہ افزا بات ہے۔ پروفیسر خواجہ اکرام نے اس نکتے پر زور دیا کہ جدید دنیا میں کسی بھی زبان کی بقا اور ارتقا کا انحصار اس کے سائنسی اور فنی علوم سے تعلق پر ہے۔ اگر اردو زبان نے سائنسی اور ٹیکنیکل میدان میں ترقی کے تقاضے پورے کیے تو یہ نہ صرف اپنی افادیت میں اضافہ کرے گی بلکہ عالمی سطح پر ایک مضبوط اور مستحکم زبان کے طور پر بھی ابھرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو کو جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اگر اس زبان کو ڈیجیٹل دنیا میں فعال کردار دینا ہے تو اسے نئی جہتوں اور جدید شعبوں میں استعمال کے مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔ ان کے مطابق زبانیں اسی وقت زندہ اور فعال رہتی ہیں جب وہ بدلتے ہوئے حالات کو قبول کرتی ہیں اور اپنے اندر جدت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اردو بھی اپنی فطری وسعت اور لچک کی بدولت اس صلاحیت سے بہرہ مند ہے اور اگر اس سمت سنجیدہ اقدامات کیے جائیں تو یہ زبان دنیا کی بڑی اور مؤثر زبانوں کی صف میں شامل رہ سکتی ہے۔ اس سیمینار کے مہمان ذی پروفیسر عباس رضا نیر نے کہا کہ اردو زبان اپنی فطری وسعت اور لچک کے باعث جدید علوم و فنون کو اپنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ کے اس دور میں اردو کو ڈیجیٹل نظام میں جگہ دلانے کے لیے مربوط اور سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ پروفیسر نیر کے مطابق اردو کے فروغ کے لیے سائنسی مضامین کے معیاری تراجم، نئی اصطلاحات کی تشکیل اور آن لائن ڈیٹا بیس کی تیاری پر فوری توجہ دینی ہوگی تاکہ طلبہ، اساتذہ اور محققین آسانی سے سائنسی و سماجی علوم تک رسائی حاصل کر سکیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے شعبے میں اردو کو فعال کرنے سے یہ زبان جدید تحقیق اور علم کے عالمی دھارے میں شامل ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب پروفیسر اشرفی نے کہا کہ آج کی دنیا میں وہی زبانیں ترقی کرتی ہیں جو ٹیکنالوجی کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتی ہیں۔ ان کے مطابق اردو کو محض ادبی اظہار تک محدود کر دینا اس کی وسعتوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا

شعبۂ صحافت وابلاغ عامہ میں دوردرشن ڈے پر قومی سمینار

لکھنؤ (پریس ریلیز) خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ صحافت وابلاغ عامہ میں دوردرشن ڈے کے موقع پر 'برقی میڈیا پر دوردرشن کے اثرات' کے عنوان سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں قومی سمینار منعقد ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر روچیتا سجائے نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سمینار کے موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سمینار کی صدارت پروفیسر ثوبان سعید نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر نند کشور پانڈے نے کہا کہ دوردرشن نے ہندوستانی معاشرت کی اقدار کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عوام کو قومی یکجہتی اور ہم آہنگی کا پیغام دیا۔ ڈیجیٹل عہد میں بھی دوردرشن اپنی منفرد پہچان قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس موقع پر مختلف ماہرین نے اپنے مقالات میں کہا کہ دوردرشن نے صحافت کے میدان میں معیاری صحافی تیار کیے اور برقی میڈیا کے ارتقائی سفر میں بنیادی ستون کی حیثیت اختیار کی۔ مہمان خصوصی آتم پرکاش مشرا پروگرامنگ ہیڈ دوردرشن اترپردیش نے طلبہ سے کہا کہ صحافت میں سب سے اہم چیز زبان پر کنٹرول اور بات چیت کی وضاحت ہے۔ انھوں نے کہا کہ صحافی صرف اسی صورت میں کامیاب ہوسکتا ہے جب وہ اپنی بات کو سادہ، موثر اور واضح انداز میں پیش کرے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگرچہ آج کے ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے دور میں ابلاغ کے ذرائع میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے لیکن دوردرشن نے اپنی سنجیدہ و معیاری پیشکشوں کے ذریعہ جو اعتماد حاصل کیا تھا وہ آج بھی برقی میڈیا کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مہمان ذی وقار کپل تلہری بالی ووڈ اداکار و ہدایتکار نے جنریشن-زیڈ کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو محنت، ایمانداری اور نظم وضبط کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ انھوں نے کہا کہ آج کے نوجوانوں کو مواقع سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ ہندوستانی ثقافت، روایات اور زبانوں کو اپنانا چاہئے۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح دوردرشن نے اپنے سفر میں ہندوستانی سماج وثقافت کو متحد کرنے کا کام کیا ہے اور کس طرح یہ نشریاتی ادارہ ڈیجیٹل دور میں بھی اپنی مطابقت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ نظامت ڈاکٹر کاظم رضوی نے کی اور شکریہ ڈاکٹر سچیندر شیکھر نے ادا کیا۔ آخر میں وقفہ سوالات میں طلبہ نے دوردرشن اور برقی میڈیا کے تعلق سے سوالات کیے۔ اس موقع پر شعبۂ صحافت وابلاغ عامہ کے علاوہ دوسرے شعبے کے طلبہ نے بھی شرکت کی۔

>Lucknow Edition/2025-09-16/ P-3/ Roznama Rashtriya Sahara/ roznamasahara.com

صحت مند زندگی کے لئے کھیل لازمی: ڈاکٹر عارف عباس

لسانی یونیورسٹی کے ذریعہ گود لئے گئے اسکولوں میں روایتی کھیلوں کا انعقاد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں وکشوتسو کے موقع پر یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر کی ہدایات کے مطابق اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں یونیورسٹی کے ذریعے گود لیے گئے دیہی اسکولوں کے طلبہ کے لیے روایتی کھیلوں اور تقریری مقابلوں کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ ایسے پروگراموں کا مقصد نہ صرف گاؤں کے بچوں کو روایتی کھیلوں سے روشناس کرانا ہے بلکہ ان کے اندر چھپی صلاحیتوں کو تلاش کر کے انہیں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا بھی ہے۔ اس طرح وہ بچے، جو مختلف سماجی اور معاشی اسباب کی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں، اپنی خود اعتمادی بحال کر سکیں گے اور نئے ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان کھیلوں اور تقریری مقابلوں میں مختلف اسکولوں کے جماعت تین سے آٹھ تک کے طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی دلچسپی و صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مقابلوں میں ون لیگ ہاپ ریس، رسی کود، آرم ریسلنگ اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ اس موقع پر کھیلوں کی اہمیت پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عارف عباس (شعبہ فارسی) نے کہا کہ کھیل بچوں کی جسمانی نشو و نما کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی تربیت میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے مقابلے دیہی بچوں کو اپنی پہچان بنانے اور اعتماد کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر عباس نے کہا کہ آج کے سائنسی اور ڈیجیٹل دور میں جہاں بچے موبائل اور کمپیوٹر کی دنیا میں محدود ہوتے جا رہے ہیں وہاں کھیل ان کی صحت مند زندگی کے لیے لازمی ہیں۔ کھیل نہ صرف جسم کو توانا بناتے ہیں بلکہ بچوں میں ٹیم ورک، ضبط، برداشت، اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی کھیلوں میں دلچسپی دلائی جائے تو یہ ان کی شخصیت کی تعمیر میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر محمد شارق نے اسکول کے طلبہ سے کہا کہ ایسے پروگرام بچوں کو مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرتے ہیں، ان میں قیادت کے اوصاف اجاگر کرتے ہیں اور تعلیمی میدان میں بھی انہیں مزید کامیابی حاصل کرنے کا حوصلہ بخشتے ہیں۔ کھیل انسانی زندگی کا وہ پہلو ہیں جو جسمانی تندرستی کے ساتھ ساتھ ایک متوازن اور خوشگوار معاشرے کی تشکیل میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے انعقاد میں، ڈاکٹر منیش کمار (شعبہ کامرس)، ڈاکٹر ظنی مشرا (چیرمین کلچر کمیٹی اور این ایس ایس کوآرڈینیٹر)، لیفٹیننٹ ڈاکٹر بشریٰ لویرہ (اے این او، این سی سی) اور ڈاکٹر حسن مہدی نے اہم کردار ادا کیا۔

भाषा विवि में हिंदी दिवस समारोह

अवधनामा संवाददाता

लखनऊ। ख्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय, लखनऊ में आज बड़े हर्षोल्लास के साथ हिंदी दिवस समारोह का आयोजन किया गया। इस अवसर पर निज भाषा उन्नति अहे सब उन्नति को मूल के भाव को आत्मसात करते हुए कई कार्यक्रम आयोजित किए गए। कार्यक्रम के संरक्षक माननीय कुलपति प्रोफेसर अजय तनेजा महोदय थे। इस कार्यक्रम की संयोजिका हिंदी विभाग की विभागाध्यक्ष डॉ. जहाँ आरा ज़ैदी रहीं। कुलपति प्रोफेसर अजय तनेजा ने अपने वक्तव्य में कहा, आज का दिन हम सभी के लिए गर्व का दिन है। हिंदी केवल एक भाषा नहीं, बल्कि हमारी संस्कृति और हमारी पहचान है। यह हमारी अभिव्यक्ति का माध्यम है और हमें अपनी जड़ों से जोड़े रखती है। हमें गर्व है कि हिंदी ने शिक्षा और ज्ञान के क्षेत्र में अपना महत्वपूर्ण स्थान बनाया है। हमारी मातृभाषा के रूप में, हिंदी को समृद्ध करना और इसका सम्मान करना हम सभी का कर्तव्य है। यह सुनिश्चित करना महत्वपूर्ण है कि हमारी युवा पीढ़ी अपनी भाषा के महत्व को समझे और उसे आगे बढ़ाए। समारोह में बोलते हुए मुख्य वक्ता के रूप में प्रोफेसर सूर्य प्रसाद दीक्षित ने हिंदी भाषा के महत्व और उसके इतिहास पर प्रकाश डाला। उन्होंने बताया कि किस तरह हिंदी ने भारत को एक सूत्र में पिरोने का कार्य किया है। समारोह में विशिष्ट अतिथियों के रूप में प्रमुख हस्तियों की उपस्थिति रही। मुख्य अतिथि के रूप में वरिष्ठ पत्रकार श्री सुरेश बहादुर सिंह उपस्थित थे, और सम्मानित अतिथि के रूप में श्री कमलाकर त्रिपाठी ने अपनी गरिमामयी उपस्थिति दर्ज कराई। इसके अलावा, हिंदी दिवस के इस महत्वपूर्ण अवसर पर सम्मानित वक्ता के रूप में प्रोफेसर पवन अग्रवाल ने भी अपने विचार साझा किए। कला संकाय के अधिष्ठाता प्रोफेसर सौबान सईद भी समारोह में मौजूद थे। इस अवसर पर विश्वविद्यालय के शिक्षकों, कर्मचारियों और छात्रों ने बड़ी संख्या में भाग लिया। कार्यक्रम का संचालन सुचारू रूप से हुआ और सभी ने मिलकर हिंदी के गौरव को बढ़ाने का संकल्प लिया।

भाषा विश्वविद्यालय में हुआ इंटरनल हैकथान

लखनऊ : भाषा विश्वविद्यालय के कंप्यूटर साइंस एंड इंजीनियरिंग विभाग की ओर से गुरुवार को स्मार्ट इंडिया हैकथान-2025 के लिए इंटरनल हैकथान का आयोजन किया गया। इसमें 33 टीमों ने भाग लिया, जिनमें लगभग 210 छात्र-छात्राओं ने प्रतिभाग कर नवाचार का परिचय दिया। निर्णायक मंडल में डा. सायमा अलीम, डा. अमन मिश्रा एवं स्वयं डा. शान-ए-फातिमा ने प्रतिभागियों के आइडिया प्रपोजल्स और प्रोटोटाइप्स का मूल्यांकन किया। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने बताया कि चयनित टीमों को स्मार्ट इंडिया हैकथान में भाग लेने का मौका मिलेगा। वि.

डाला। उन्होंने बताया कि यह पद्धति लाभकारी साबित होगी।

भाषा विश्वविद्यालय स्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 हेतु इंटरनल हैकथॉन का सफल आयोजन

लखनऊ। ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय के कम्प्यूटर साइंस एंड इंजीनियरिंग विभाग द्वारा स्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 के लिए इंटरनल हैकथॉन का सफल आयोजन किया गया। इस प्रतियोगिता में कुल 33 टीमों ने भाग लिया, जिनमें लगभग 210 छात्र-छात्राओं ने अपनी उपस्थिति दर्ज कर उत्साह और नवाचार का परिचय दिया। कार्यक्रम का संचालन डॉ. शान-ए-फ़ातिमा (सहायक आचार्य, सीएसई विभाग) ने किया। निर्णायक मंडल में डॉ. सायमा अलीम, डॉ. अमन मिश्रा एवं डॉ. शान-ए-फ़ातिमा शामिल रहीं। निर्णायकों ने प्रतिभागियों के आइडिया प्रपोज़ल्स और प्रोटोटाइप्स का बारीकी से मूल्यांकन किया। प्रतिभागियों ने 33 नवाचारी विचारों पर कार्य करते हुए सामाजिक और तकनीकी समस्याओं के समाधान प्रस्तुत किए। छात्रों की रचनात्मकता, तकनीकी दक्षता और समस्या-समाधान क्षमता इस आयोजन की विशेष उपलब्धि रही। डॉ. शान-ए-फ़ातिमा ने कहा कि छात्रों के उत्साह और उनकी उत्कृष्ट प्रस्तुतियों को देखकर वे अत्यंत प्रसन्न हैं। विशेष रूप से प्रथम वर्ष के विद्यार्थियों की सक्रिय भागीदारी और उनकी नवाचारी सोच सराहनीय है। इस अवसर पर कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने भी विद्यार्थियों का उत्साहवर्धन किया। उन्होंने कहा कि ऐसे आयोजन छात्रों में नवाचार, शोधाभिरुचि और व्यावहारिक दृष्टिकोण को बढ़ावा देते हैं। यह प्रतियोगिताएँ न केवल विद्यार्थियों को भविष्य की चुनौतियों के लिए तैयार करती हैं, बल्कि विश्वविद्यालय की अकादमिक उत्कृष्टता और सामाजिक योगदान को भी सशक्त करती हैं। चयनित टीमों को अब आगामी स्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 में भाग लेने का अवसर मिलेगा। इनमें से सर्वश्रेष्ठ प्रदर्शन करने वाली टीमें राष्ट्रीय स्तर के ग्रैंड फिनाले में विश्वविद्यालय का प्रतिनिधित्व करेंगी और संस्थान का गौरव बढ़ाएँगी।

सिटीज़न वॉयस

हिन्दी दैनिक, लखनऊ

अपना प्रदेश

लखनऊ/आस-पास/फैजाबाद

भाषा विश्वविद्यालयःस्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 हेतु इंटरनल हैकथॉन का सफल आयोजन

सज्जाद बाक़र
सिटीज़न वॉयस,
संवाददाता
लखनऊ

लखनऊ ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय के कम्प्यूटर साइंस एंड इंजीनियरिंग विभाग द्वारा आज स्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 के लिए इंटरनल हैकथॉन का सफल आयोजन किया गया। इस प्रतियोगिता में कुल 33 टीमों ने भाग लिया, जिनमें लगभग 210 छात्र-छात्राओं ने अपनी उपस्थिति दर्ज कर उत्साह और नवाचार का परिचय दिया।

कार्यक्रम का सफल संचालन डॉ शान-ए-फ़ातिमा (सहायक आचार्य, सीएसई विभाग) ने किया। निर्णायक मंडल में डॉ सायमा अलीम, डॉ अमन मिश्रा एवं स्वयं डॉ शान-ए-फ़ातिमा शामिल रहीं, जिन्होने प्रतिभागियों के आइडिया प्रपोजल्स और प्रोटोटाइप्स का मूल्यांकन किया। प्रतिभागियों ने 33 नवाचारी विचारों पर कार्य करते हुए विभिन्न सामाजिक एवं तकनीकी समस्याओं के समाधान प्रस्तुत किए। छात्रों की रचनात्मकता, तकनीकी दक्षता और समस्या-समाधान की क्षमता इस आयोजन की विशेष उपलब्धि रही।

इस अवसर पर डॉ शान-ए-फ़ातिमा ने कहा, छात्रों के उत्साह और उनकी उत्कृष्ट प्रस्तुतियों को देखकर मैं अत्यंत प्रसन्न हूँ।

विशेष रूप से प्रथम वर्ष के विद्यार्थियों की सक्रिय भागीदारी और उनकी नवाचारी सोच सराहनीय है। विद्यार्थियों ने जिस आत्मविश्वास और नवाचार भावना के साथ अपने विचार प्रस्तुत किए, वह वास्तव में प्रशंसनीय है। इस अवसर पर कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने इस पहल की सराहना करते हुए विद्यार्थियों से कहा कि ऐसे आयोजन छात्रों में नवाचार, शोधाभिरुचि और व्यावहारिक दृष्टिकोण को बढ़ावा देते हैं। उनके अनुसार, इस प्रकार की प्रतियोगिताएँ न केवल विद्यार्थियों को भविष्य की चुनौतियों के लिए तैयार करती हैं, बल्कि विश्वविद्यालय की अकादमिक उत्कृष्टता और सामाजिक योगदान को भी सशक्त करती हैं। चयनित टीमों को अब आगामी स्मार्ट इंडिया हैकथॉन 2025 में भाग लेने का अवसर मिलेगा।

इनमें से सर्वश्रेष्ठ प्रदर्शन करने वाली टीमें राष्ट्रीय स्तर के ग्रैंड फिनाले में विश्वविद्यालय का प्रतिनिधित्व करेंगी और संस्थान का गौरव बढ़ाएँगी।

صفائی صرف اداروں کی نہیں، ہر شہری کی ذمہ داری ہے: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں سوچھتا پکھواڑے کے تحت صفائی مہم اور ریلی کا اہتمام

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے احاطے میں آج اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر کی ہدایات کے مطابق ''سوچھتا ہی سیوا ہے'' مہم کے تحت ایک صفائی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی زیر نگرانی منعقد ہوا جس میں این ایس ایس کی اکائی نمبر چار اور پانچ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس مہم کا آغاز این ایس ایس کے رضا کاروں کی ریلی سے ہوا۔ یہ ریلی ابوالکلام آزاد اکیڈمی بلاک سے شروع ہوکر روسا بلڈنگ تک نکالی گئی۔ ریلی کے دوران طلبہ وطالبات کو صفائی کی اہمیت اور پلاسٹک کے بے جا استعمال کے نقصانات سے آگاہ کیا گیا۔ رضا کاروں نے اپنے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر صفائی، ماحولیات اور صحت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے والے نعرے درج تھے۔ ''پلاسٹک ہٹاؤ، ماحول بچاؤ''، ''صاف ستھرا کیمپس، صحت مند طلبہ'' اور ''سوچھتا میں سب کا ساتھ'' جیسے نعروں نے ماحول کو پرجوش اور بامقصد بنا دیا۔ ریلی کے بعد رضا کار رانی لکشمی بائی گرلز ہاسٹل کے سامنے جمع ہوئے جہاں انہوں نے عملی طور پر صفائی مہم چلائی۔ کچرے کو الگ کرنا، پلاسٹک کی بوتلیں اور تھیلیاں اکٹھی کرنا، جھاڑو لگانا اور کوڑے دان میں کوڑا ڈالنے جیسے اقدامات کے ذریعے انھوں نے دوسروں کے لیے ایک مثبت مثال قائم کی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے خطاب میں طلبہ سے کہا کہ صفائی صرف ظاہری ماحول کو بہتر بنانے کا نام نہیں بلکہ یہ ہماری صحت، فلاح اور مستقبل کی ضمانت ہے۔ ماحولیات دراصل فطرت کا وہ قیمتی تحفہ ہے جو ہمیں زندگی کے ہر لمحے سہارا دیتا ہے۔ ہم جو سانس لیتے ہیں وہ صاف ہوا ہی ہمیں صحت مند رکھتی ہے۔ اگر ہم ماحول کو گندا کریں گے تو فضائی آلودگی بڑھے گی اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔ لیکن اگر ہم اپنے اردگرد صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں تو نہ صرف ہمارا کیمپس بلکہ پورا معاشرہ صحت مند اور خوشگوار ماحول کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ صفائی صرف حکومت یا اداروں کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ہر شہری کا فرض ہے۔ ہمیں روزمرہ کی زندگی میں یہ عادت ڈالنی ہوگی کہ ہم کوڑا ادھر ادھر نہ پھینکیں، پلاسٹک کا کم سے کم استعمال کریں اور صفائی کو اپنی عادت بنا لیں۔ اس موقع پر این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر علی مشرا نے این ایس ایس رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو صفائی کی عادت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اپنے گھر کی اور نہ ہی ملک کی صفائی ممکن ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ صفائی صرف ایک جسمانی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ہماری ذہنی اور سماجی کیفیت کا بھی آئینہ ہے۔ اگر ہم صاف ماحول میں رہتے ہیں تو نہ صرف جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ ذہنی سکون اور سماجی ہم آہنگی بھی قائم رہتی ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ صفائی کسی ایک فرد یا ادارے کی نہیں بلکہ پورے سماج کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جب ہر شخص اپنی ذمہ داری نبھائے گا تو ہم ایک صحت مند اور خوشحال سماج کی تعمیر کر سکیں گے۔ ریلی کے آغاز میں ڈاکٹر اجے کرشنا اور ڈاکٹر ظفر النقی نے این ایس ایس کے مقاصد اور اس سماجی سرگرمی کے انسلاک پر تفصیل سے روشنی ڈالی تاکہ این ایس ایس کے رضا کاروں کے اندر خلق اور ملک کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو سکے۔ اس ریلی اور صفائی مہم کا اہتمام این ایس ایس کے اکائی نمبر چار اور پانچ کے پروگرام آفیسر ڈاکٹر

अमर उजाला
लखनऊ | मंगलवार, 23 सितंबर 2025

11 राज्य विवि में रजिस्ट्रार और परीक्षा नियंत्रक की तैनाती

लखनऊ। शासन ने उप कुलसचिव कुलसचिव के पद पर पदोन्नत अधिकारियों को 11 राज्य विश्वविद्यालयों में रजिस्ट्रार व परीक्षा नियंत्रक के पद पर तैनाती कर दी है। उच्च शिक्षा विभाग के विशेष सचिव गिरिजेश त्यागी की ओर से जारी आदेश के अनुसार विकास को ख्वाजा मोईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय लखनऊ में और दिनेश कुमार मौर्य को मां पाटेश्वरी विवि बलरामपुर में परीक्षा नियंत्रक बनाया गया है। वहीं राकेश कुमार मिश्र को कुलसचिव छत्रपति शाहूजी महाराज विवि कानपुर, ज्ञानेंद्र कुमार को कुलसचिव बुंदेलखंड विवि झांसी, कमल कृष्ण को कुलसचिव मां शाकुंभरी विवि सहारनपुर के पद पर तैनात किया गया है। दीनानाथ यादव को परीक्षा नियंत्रक सिद्धार्थ विवि कपिलवस्तु, अमृतलाल को परीक्षा नियंत्रक गुरु जंभेश्वर विवि मुरादाबाद, हरीश चंद्र को कुलसचिव महात्मा ज्योतिबा फुले रुहेलखंड विवि बरेली, केशलाल को कुलसचिव वीर बहादुर सिंह पूर्वांचल विवि जौनपुर, आनंद कुमार मौर्य को परीक्षा नियंत्रक महाराज सुहेलदेव विवि आजमगढ़, दिनेश कुमार को परीक्षा नियंत्रक संपूर्णानंद संस्कृत विवि वाराणसी बनाया गया है। ब्यूरो

سیوا پکھواڑا خدمت خلق کے جذبے کو براہ راست طلبہ سے جوڑنے کی ایک بڑی کوشش: پروفیسر اجے تنیجا

لکھنؤ(پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ریاستی گورنر سکریٹریٹ کی ہدایت پر "سیوا پکھواڑا" کے تحت خدمت خلق کی نیت سے پرانے کپڑے عطیہ کرنے کی ایک اہم مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد سماج کے ضرورت مند اور بے سہارا افراد کی مدد کرنا اور معاشرتی سطح پر ہمدردی و ایثار کے جذبات کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے خود اپنے ہاتھوں سے کپڑے عطیہ کرتے ہوئے اس مہم کا آغاز کیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں اعلیٰ عہدیداروں نے اساتذہ، افسران، ملازمین اور طلبہ سے اپیل کی کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس مہم میں حصہ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اس کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں اور پرانے کپڑوں کو بامقصد طریقے سے استعمال میں لایا جا سکے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ ہماری یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے سیوا پکھواڑا مہم کے

ڈالیں تو بڑی تبدیلی لائی جا سکتی ہے اور یہ کپڑے کسی کے چہرے پر خوشی اور زندگی میں سکون کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ پروگرام یونیورسٹی کے انتظامی عمارت کے ہال میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں اساتذہ، ملازمین اور طلبہ نے شرکت کی۔ اس دوران کپڑے جمع کرنے کے لئے خصوصی ڈیسک قائم کیا گیا جہاں لوگوں نے رضاکارانہ طور پر اپنے پرانے

لیکن کارآمد کپڑے جمع کرائے۔ واضح رہے کہ "سیوا پکھواڑا" 17 ستمبر سے 2 اکتوبر 2025 تک مختلف سرگرمیوں کے ساتھ جاری رہے گا۔ یہ مہم "سوچھتا ہی سیوا ہے" کے تحت بھی منسلک ہے تاکہ صفائی، سماجی خدمت اور عوامی بیداری کو ایک ساتھ جوڑ کر معاشرے میں ہمدردی، یکجہتی اور مثبت تبدیلی کی فضا قائم کی جا سکے۔

میں زائرین کی کثیر تعداد دیکھنے کو ملی۔ قل شریف میں شرکت کیلئے رامپور کے ممبر پارلیمنٹ مولانا محب اللہ ندوی اپنے ساتھیوں کے ساتھ درگاہ شریف پر تشریف لائے۔ قل شریف میں اجتماعی دعا میں حصہ لینے کے بعد انھوں نے مزار شریف پر پھول پیش کیے۔ اس کے بعد انھوں نے میڈیا کو بھی خطاب کیا۔ انھوں نے دادا میاںؒ کے 118 ویں عرس میں شرکت کرنے والے حضرات کو مبارکباد پیش کی اور عرس کے اچھی طرح سے مکمل ہونے کی آرزو کی۔ شام 4 بجے سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر شیو پال سنگھ یادو نے بھی دادا میاںؒ کی مزار پر حاضری دی۔ میڈیا کو خطاب میں انھوں نے کہا کہ دادا میاںؒ کے آستانہ سے مجھے بہت گہرا لگاؤ ہے۔ انھوں نے 118 ویں عرس میں آئے سبھی زائرین کا استقبال کیا اور درگاہ شریف کے سجادہ نشین خواجہ محمد صباحت حسن شاہ کے ساتھ قوالی کا لطف اٹھایا۔ شام 6 بجے درگاہ شریف کا غسل ہوا اور صندل شریف پیش کیا گیا۔ صندل شریف آس پاس کے علاقوں میں گشت کرتا ہوا درگاہ شریف پر لایا گیا اور سرکاری قوالوں کی قوالی کے ساتھ درگاہ شریف پر پیش ہوا۔ قومی یکجہتی کے عنوان پر مبنی آل انڈیا غیر طرحی مشاعرہ و کوی سمیلن میں نجمے مشرا شوق، رضوان فاروقی، واصف فاروقی، رفعت شیدا صدیقی، تشنہ عالمی، عرفان لکھنوی، نواز سعیدی نے اپنا کلام پیش کیا۔

سیوا پکھواڑا خدمت خلق کے جذبے کو براہ راست طلبہ سے جوڑنے کی ایک بڑی کوشش: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں پرانے کپڑے عطیہ کرنے کی مہم کا آغاز

لکھنؤ، 20 ستمبر 2025 :: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ریاستی گورنر سکریٹریٹ کی ہدایت پر ''سیوا پکھواڑا'' کے تحت خدمت خلق کی نیت سے پرانے کپڑے عطیہ کرنے کی ایک اہم مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد سماج کے ضرورت مند اور بے سہارا افراد کی مدد کرنا اور معاشرتی سطح پر ہم دردی و ایثار کے جذبات کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے خود اپنے ہاتھوں سے کپڑے عطیہ کرتے ہوئے اس مہم کا آغاز کیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں اعلیٰ عہدیداروں نے اساتذہ، افسران، ملازمین اور طلبہ سے اپیل کی کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس مہم میں حصہ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اس کے ثمرات سے مستفید ہو سکیں اور پرانے کپڑوں کو با مقصد طریقے سے استعمال میں لایا جا سکے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ ہماری یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے سیوا پکھواڑا مہم کے انعقاد کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ خدمت خلق کے جذبے کو براہ راست اساتذہ اور طلبہ سے جوڑا جا سکے۔ یہ مہم معاشرتی سطح پر مثبت تبدیلی کی جانب ایک بڑا قدم ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آج کی یہ مہم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور آنے والے دنوں میں بھی اس عنوان کے تحت مختلف تعلیمی اور سماجی پروگرام منعقد کیے جائیں گے جن کے ذریعے سماج کے پسماندہ اور کمزور طبقات کی مدد کو یقینی بنایا جائے گا۔ پروفیسر تنیجا کے مطابق، اس طرح کی سرگرمیاں نہ صرف یونیورسٹی کے طلبہ میں خدمتِ خلق کے جذبے کو بیدار کرتی ہیں بلکہ انہیں سماجی ذمے داریوں کے شعور سے بھی آراستہ کرتی ہیں۔ رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے بھی اس موقع پر اپنی گفتگو میں کہا کہ اس مہم کی کامیابی ہر فرد کی شمولیت پر منحصر ہے۔ اگر ہم سب تھوڑا تھوڑا حصہ ڈالیں تو بڑی تبدیلی لائی جا سکتی ہے اور یہ کپڑے کسی کے چہرے پر خوشی اور زندگی میں سکون کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ پروگرام یونیورسٹی کے انتظامی عمارت کے ہال میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں اساتذہ، ملازمین اور طلبہ نے شرکت کی۔ اس دوران کپڑے جمع کرنے کے لئے خصوصی ڈیسک قائم کیا گیا جہاں لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے پرانے لیکن کارآمد کپڑے جمع کرائے۔ واضح رہے کہ ''سیوا پکھواڑا'' 17 ستمبر سے 2 اکتوبر 2025 تک مختلف سرگرمیوں کے ساتھ جاری رہے گا۔ یہ مہم ''سوچھتا ہی سیوا ہے'' کے تحت بھی منسلک ہے تاکہ صفائی، سماجی خدمت اور عوامی بیداری کو ایک ساتھ جوڑ کر معاشرے میں ہم دردی، یکجہتی اور مثبت تبدیلی کی فضا قائم کی جا سکے۔

इस प्रशिक्षण से छात्रों को फायदा होगा। वहीं, विश्वविद्यालय में इंस्टीट्यूट ऑफ फार्मेसी की ओर से विश्व फार्मासिस्ट दिवस पर कार्यक्रम हुआ। कुलपति प्रो. संजय सिंह ने विद्यार्थियों को दवा विकास प्रक्रिया, फार्मासिस्ट की भूमिका और भारतीय फार्मास्यूटिकल उद्योग की वैश्विक स्थिति के बारे में बताया। (संवाद)

पं. दीनदयाल के जीवन से मिलती है प्रेरणा

लखनऊ। ख्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय में पं. दीनदयाल उपाध्याय की जयंती पर संगोष्ठी हुई। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने कहा पं. दीनदयाल उपाध्याय के जीवन से समाज को प्रेरणा मिलती है। भारतीय जीवन मूल्यों को अपनाने से ही समाज में समरसता व संतुलन स्थापित हो सकता है। (संवाद)

विज्ञान और टीएलएम प्रदर्शनी में छात्रों ने

این ایس ایس نوجوانوں میں خدمتِ خلق اور قومی یکجہتی کا جذبہ بیدار کرتا ہے: ڈاکٹر نلنی مشرا

نیشنل سروس اسکیم فاؤنڈیشن ڈے پر لینگویج یونیورسٹی میں خصوصی پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 24 ستمبر 2025 (ت ن س)، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے ببہر ڈ ہال میں آج نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) فاؤنڈیشن ڈے کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے کی۔ اس موقع پر این ایس ایس رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ نیشنل سروس اسکیم کا بنیادی مقصد نوجوانوں میں سماجی خدمت کا جذبہ بیدار کرنا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ این ایس ایس کے ذریعے طلبہ کو معاشرتی مسائل کو قریب سے سمجھنے اور ان کے حل میں عملی طور پر شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہ اسکیم نوجوانوں کو قومی یکجہتی، خدمت خلق اور ذمہ دار شہری بننے کا سبق دیتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ این ایس ایس محض ایک سرگرمی نہیں بلکہ یہ ایک عہد ہے کہ ہم اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ سماج کے ضرورت مند طبقات کی خدمت کریں۔ ہمیں

یہ عزم کرنا چاہیے کہ این ایس ایس کے جذبے کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور ہر سطح پر مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کریں۔ اس تقریب میں این ایس ایس پروگرام آفیسر ڈاکٹر ابھے کرشنا نے اپنے بیان میں کہا کہ این ایس ایس نوجوانوں کو سماجی خدمت اور قیادت کے جذبے سے معمور کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج کے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ صرف اپنے کیریئر تک محدود نہ رہیں بلکہ سماج کی بہتری کے لیے بھی سرگرم کردار ادا کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ظفر النقی نے اس موقع پر کہا کہ این ایس ایس طلبہ کو عملی زندگی میں نہ صرف نظم وضبط، تعاون اور ایثار کا سبق دیتا ہے بلکہ این ایس ایس کی سرگرمیاں نوجوانوں کو نہ صرف خدمتِ خلق کی راہ دکھاتی ہیں بلکہ ان کی شخصیت سازی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ڈاکٹر صائمہ علیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ این ایس ایس خواتین و مرد طلبہ دونوں کے لیے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ پروگرام ہمیں سکھاتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدم بھی بڑی سماجی تبدیلیوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

این ایس ایس نوجوانوں کو اس بات کا شعور دیتا ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے تک خیر و بھلائی کے پیغام کو کیسے پہنچایا جائے۔ اس موقع پر این ایس ایس رضا کاروں نے بھی تقریریں کیں۔ محمد تعریف نے اپنی تقریر میں این ایس ایس سرٹیفکیٹ کی نوکریوں اہمیت کے ساتھ خصوصی کیمپ میں گزرے ہوئے اپنے تجربات کو بھی بیان کیا اور وہیں جیلانی نے بھی این ایس ایس اور سماج کے تعلق سے گفتگو کی۔ اس کے علاوہ دیگر طلبہ نے اپنے تجربات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ کس طرح این ایس ایس نے ان کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کیا اور انہیں عملی زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا۔ اس پروگرام کو انعقاد کرنے میں این ایس ایس اکائی نمبر چار، پانچ اور آٹھ کے رضا کاروں نے اہم کردار ادا کیا۔ اس پروگرام کی نظامت عبد القادر نے کی اور شکریے کے الفاظ رحمانہ ادا کئے۔ اس پروگرام میں رضا کاروں کے علاوہ مختلف شعبوں کے طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور سبھی نے یہ عہد کیا کہ سماج میں بیداری، خدمت اور ترقی کے جذبے کو آگے بڑھانے کے لیے این ایس ایس کے مشن کو ہر سطح پر فروغ دیا جائے گا۔

केएमसी के विद्यार्थियों ने किया शैक्षिक भ्रमण

लखनऊ। केएमसी भाषा विवि में दीक्षोत्सव कार्यक्रम के तहत साइकिल यात्रा व शैक्षिक भ्रमण का आयोजन हुआ। विद्यार्थियों ने कस्तूरबा बालिका विद्यालय इंटर कॉलेज का भ्रमण किया। वहीं विश्वविद्यालय में वर्ल्ड रिसोर्सेज इंस्टीट्यूट इंडिया के सहयोग यूपी में स्वच्छ वायु का मार्ग विषय पर गोलमेज चर्चा हुई। रिसोर्सेज इंस्टीट्यूट के कार्यक्रम निदेशक एसके कुमारस्वामी ने स्वच्छ वायु पर विचार रखे।

राष्ट्रीय एकता को सशक्त करता एनएसएस

लखनऊ। केएमसी भाषा विश्वविद्यालय के हाइब्रिड हॉल में राष्ट्रीय सेवा योजना (एनएसएस) का स्थापना दिवस मनाया गया। एनएसएस कोऑर्डिनेटर डॉ. नलिनी मिश्रा ने कहा कि एनएसएस का मूल उद्देश्य युवाओं में सामाजिक सेवा और राष्ट्रीय एकता की भावना को सशक्त करना है। डॉ. अभय कृष्ण ने कहा कि योजना युवाओं को सामाजिक सेवा और नेतृत्व की भावना से जोड़ती है।

طلبہ کے اندر باپو بازار خود انحصاری اور خدمت خلق کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی کے ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں باپو بازار کا انعقاد

لکھنؤ، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اتر پردیش کی گورنر اور چانسلر آنندی بین پٹیل "سوچھتا پکھواڑے" کے تحت ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں شعبۂ ہوم سائنس اور فیکلٹی آف سائنس کی جانب سے ایک "باپو بازار" کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاح کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے خطاب میں کہا کہ "باپو بازار" صرف پرانے کپڑوں یا اشیاء کے لین دین تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا سماجی جشن ہے جو ضرورت مندوں کو بااختیار بناتا ہے، ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ بھی سماج کا ایک لازمی اور وقار والے فرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل دراصل بانیٔ قوم مہاتما گاندھی کے اُن اصولوں سے متاثر ہے جن میں سادگی، خود انحصاری، برابری اور خدمتِ خلق کو سب سے بڑی طاقت قرار دیا گیا ہے۔ پروفیسر تنیجا نے مزید کہا کہ اس طرح کے بازار طلبہ اور اساتذہ دونوں کے اندر سماجی ذمہ داری، خدمتِ انسانیت اور ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون کی روح کو پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ بازار صرف اشیاء کے تبادلے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ ماحولیات کے تحفظ اور وسائل کے بامقصد استعمال کا بھی عملی پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ معاشرے کی خوشحالی صرف ترقیاتی منصوبوں سے نہیں بلکہ آپسی تعاون، ہمدردی اور یکجہتی سے ممکن ہے۔ باپو بازار انہی قدروں کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شعبۂ ہوم سائنس کی صدر اور فیکلٹی آف سائنس کی ڈین، ڈاکٹر ظہیر فاطمہ نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "باپو بازار" دراصل صفائی، اشیاء کے دوبارہ استعمال، وسائل کے موثر استعمال اور ماحولیاتی تحفظ کی ایک عملی مثال ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس بازار کے ذریعے نہ صرف طلبہ بلکہ عام لوگوں کو بھی یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ پرانی مگر کارآمد اشیاء کو ضائع کرنے کے بجائے انہیں دوسروں کے کام میں لایا جا سکتا ہے، اور اس طرح کچرے کی مقدار کم ہونے کے ساتھ ساتھ ماحول بھی محفوظ رہتا ہے۔ ڈاکٹر فاطمہ نے مزید کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مفید اور اچھی حالت میں موجود اشیاء کو انتہائی کم اور علامتی قیمت پر فراہم کر کے ضرورت مندوں کی مدد کی جائے، تاکہ وہ عزتِ نفس کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ یہ قدم صرف خیرات یا عطیہ نہیں بلکہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے خودداری اور سماجی مساوات کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پورے عمل میں صفائی اور معیار کا خاص خیال رکھا گیا۔ ان کی نگرانی میں یہ یقینی بنایا گیا کہ بازار میں صرف وہی کپڑے اور ملبوسات فروخت کے لیے رکھے جائیں جو صاف ستھرے، بہترین حالت میں اور استعمال کے قابل ہوں۔ ساتھ ہی طلبہ کو بھی اس بات کی ترغیب دی گئی کہ وہ اس تجربے کے ذریعے پائیدار طرزِ زندگی، وسائل کے دانشمندانہ استعمال اور ماحول دوست رویے کو اپنی روزمرہ کی عادات کا حصہ بنائیں۔

بازار میں لگائے گئے فوڈ اسٹال بھی لوگوں کے لیے پرکشش رہے، جہاں اڈلی سانبھر، دہی بڑا، پیزا، پاستا، بھیل، فروٹ چاٹ، پانی پوری، پوہا، بیکری مصنوعات، صابو دانہ اور اسپراؤٹس مکس جیسے لذیذ پکوان دستیاب تھے۔ منتظمین نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ تمام کھانے تازہ ہوں، صفائی برقرار رہے، مہمان اپنی کٹلری اور ڈسٹ بن ساتھ لائیں اور ڈیجیٹل ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ کینوس پینٹنگ، کی رنگ اور بریسلیٹ کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ اسٹالز کا معائنہ اور فیصلہ ڈاکٹر بشریٰ الویرہ، ڈاکٹر شوبھا اگروال اور ڈاکٹر شالنی ترپاٹھی نے کیا۔ ڈاکٹر کلپنا دیوی اور ڈاکٹر کرتیکا سچان نے ملبوسات کے سیکشن میں تعاون فراہم کیا۔ ڈاکٹر دلیپ کمار، ڈاکٹر محمد زاہد اور ڈاکٹر اجے کمار یادو نے سماج کے پچھڑے طبقے اور یونیورسٹی کے گود لیے گئے دیہات کے لوگوں کو اس پروگرام سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہیں ڈاکٹر آصف جعفری، ڈاکٹر رجنیش سنگھ، ڈاکٹر نلنی دھسانہ، ڈاکٹر شالنی سنگھ اور ڈاکٹر وندنا نے اسٹالز کی ترتیب و انتظام میں بھرپور ذمہ داری نبھائی۔ "پہلے آؤ، پہلے پاؤ" کی بنیاد پر منعقد اس بازار میں طلبہ و عام لوگوں نے بھرپور جوش و خروش سے حصہ لیا اور یونیورسٹی کی اس مثبت و سماجی پہل کی زبردست ستائش کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر تنی مشرا، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر مرتضیٰ اطہر علی کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

भाषा विश्वविद्यालय में गर्ल्स एनसीसी बैंड तैयार

जासं • लखनऊ : भाषा विश्वविद्यालय में प्रदेश की पहली गर्ल्स बटालियन एनसीसी बैंड तैयार हो गई है। यह बैंड विश्वविद्यालय की 25 गर्ल्स कैडेट्स से मिलकर बना है, जो अनुशासन, तालमेल और राष्ट्र प्रेम का अनूठा प्रदर्शन करेंगी। इस बटालियन की इंचार्ज लेफ्टिनेंट डा. बुशरा अल्वेरा हैं। भाषा विश्वविद्यालय में लगभग 80 गर्ल्स कैडेट्स एनसीसी में पंजीकृत हैं, जो सैन्य प्रशिक्षण, सामाजिक सेवा और नेतृत्व क्षमता के विकास में सक्रिय रूप से भाग ले रही हैं। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने बताया कि विश्वविद्यालय ने प्रदेश की पहली गर्ल्स एनसीसी बैंड बटालियन को तैयार करके एक नया कीर्तिमान स्थापित किया है। यह हमारी कैडेट्स के समर्पण और मेहनत को दर्शाता है। यह बैंड बटालियन विश्वविद्यालय के गौरव को बढ़ाएगी और प्रदेश की अन्य शिक्षण संस्थाओं की गर्ल्स कैडेट्स को भी एनसीसी में शामिल होने के लिए प्रेरित करेंगी।

व्यंजनों के लगे स्टाल

लखनऊ : भाषा विश्वविद्यालय में स्वच्छता पखवाड़ा के अंतर्गत गृह विज्ञान विभाग और विज्ञान संकाय की ओर से सोमवार को बापू बाजार का आयोजन किया गया। अटल हाल के सामने आयोजित इस बाजार में इडली-सांभर, दही वडा, मेडु वडा, पास्ता, भेल, फ्रूट चाट, पानी पुरी, पोहा, साबूदाना खीर, स्प्राउट मिक्स और बेकरी उत्पाद जैसे व्यंजनों के स्टाल आगंतुकों के आकर्षण का केंद्र बने। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने भी पानी पुरी और अंकुरित चाट खाई। एक स्टाल पर कैनवास पेंटिंग, कीरिंग और ब्रेसलेट भी प्रदर्शित किए गए। वि.

दावा : प्रदेश का पहला गर्ल्स एनसीसी बैंड भाषा विवि में

भाषा विवि में प्रदेश का पहला गर्ल्स एनसीसी बैंड। स्रोत : विवि

लखनऊ। भाषा विश्वविद्यालय में प्रदेश का पहला गर्ल्स बटालियन एनसीसी बैंड तैयार हो गया है। यह दावा कुलपति प्रोफेसर अजय तनेजा ने किया है। बताया कि यह बैंड विवि की 25 गर्ल्स कैडेट्स से मिलकर बना है। इस बटालियन की इंचार्ज लेफ्टिनेंट डॉ. बुशरा अल्वेरा है जिनके नेतृत्व में कैडेट्स ने यह उपलब्धि हासिल की है। भाषा विश्वविद्यालय में एनसीसी की शुरुआत वर्ष 2019 में हुई थी। तब से लेकर आज तक विवि की गर्ल्स कैडेट्स ने देश के अलग-अलग हिस्सों में आयोजित राष्ट्रीय स्तर के कैंपों और प्रतियोगिताओं में भाग लेकर परचम लहराया है। वर्तमान में 80 गर्ल्स कैडेट्स एनसीसी में हैं। कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने बताया कि यह उपलब्धि कैडेट्स के समर्पण व मेहनत को दर्शाती है। (संवाद)

طلبہ کو نصابی تعلیم کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے کی ضرورت: ڈاکٹر مونیکا تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں یوم تاسیس کی مناسبت سے مختلف پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے 16ویں یوم تاسیس کے موقع پر یونیورسٹی کیمپس میں شاندار اور پُروقار تقریبات

کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ثقافتی کمیٹی کی صدر ڈاکٹر تلنی مشرا کی نگرانی میں کوزیک COSSAG Council of) Students for Sports, Arts (and Culture کے تحت متنوع ثقافتی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر مونیکا تنیجا نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا کہ یونیورسٹی کے یوم تاسیس کا دن ہمارے لیے محض جشن اور مسرت کا موقع نہیں بلکہ یہ وہ دن ہے جب ہمیں اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے۔ یہ دن ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ گزشتہ برسوں میں ہم نے کہاں تک ترقی کی ہے اور مستقبل کے لیے ہمیں کس سمت میں قدم بڑھانا ہے۔ طلبہ کی علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کے ساتھ ان کی ثقافتی اور تخلیقی صلاحیتیں کسی بھی ادارے کی اصل پہچان ہوتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ ہمارے طلبہ نہ صرف نصابی میدان میں کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں بلکہ موسیقی، رقص اور دیگر فنونِ لطیفہ کے شعبوں میں بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایسے ثقافتی پروگرام نہ صرف طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں بلکہ ان میں ڈسپلن، ٹیم ورک اور قیادت کی صلاحیتیں بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہی اوصاف ان کے روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔ یونیورسٹی انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اس طرح کے پلیٹ فارم مسلسل فراہم ہوتے رہیں تاکہ طلبہ ہمہ جہت ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر مونیکا تنیجا کے تاثرات مہمانِ خصوصی ڈاکٹر مونیکا تنیجا نے طلبہ کے جوش و خروش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کے یوم تاسیس پر طلبہ کے چہروں پر جو مسرت اور توانائی جھلک رہی ہے، وہ اس ادارے کی کامیابی کا مظہر ہے۔

ं स्तन, अभियान से न केवल महिला कर्मचारियों और उनके परिवारों को लाभ मिलेगा, बल्कि स्वास्थ्य के प्रति जागरूकता भी बढ़ेगी।

विशेषज्ञ

अंतर्गत

साइकिल रैली भी निकाली गई, जिसमें स्वच्छता का संदेश जन-जन तक पहुँचाने का आह्वान किया गया।

प्रस्तुति और रचनात्मकता जैसे मानकों के आधार पर प्रतियोगिता का परिणाम निर्धारित किया जायेगा।

...य ने ...ड लिया

...किट वितरित

...र अपने विचार ...विश्वविद्यालय ...चार्य संजय सिंह ...जनजागरूकता ...को टीबी के ...और उपचार के ...शिक्षित करने के ...यना, शिक्षा और ...याँ आयोजित ...ल्प लेना होगा। ...का आयोजन ...की ओर से ...क्षक डॉ संतोष ...एवं धन्यवाद ...ता शैक्षणिक ...सिंह द्वारा किया

...का संचालन ...ंद्र सिंह द्वारा ...स अवसर पर ...के सभी ...प्रकारी गण एवं ...त रहे।

भाषा विश्वविद्यालय में लगा रक्तदान शिविर

क्षय रोगियों को गोद लेने और स्वच्छता ही सेवा अभियान का सफल आयोजन

विशेष संवाददाता (vol)

लखनऊ। प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी के 75वें जन्मदिवस के अवसर पर ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय, लखनऊ में सेवा पखवाड़ा 2025 के अंतर्गत विविध समाजोपयोगी कार्यक्रमों का आयोजन किया गया। इन कार्यक्रमों के संरक्षक राज्यपाल एवं विश्वविद्यालय की कुलाधिपति आनंदीबेन पटेल और मुख्यमंत्री योगी आदित्यनाथ रहे। उनके मार्गदर्शन और प्रेरणा से यह आयोजन सफलतापूर्वक संपन्न हुआ।

कार्यक्रमों की शुरूआत अटल सभागार में आयोजित महा-रक्तदान शिविर से हुई, जिसमें छात्रों, शिक्षकों और कर्मचारियों ने उत्साहपूर्वक भाग लिया। इस अवसर पर कुल 35 यूनिट रक्तदान किया गया।

इस अवसर पर विश्वविद्यालय के कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने कहा, ह्लरक्तदान किसी जरूरतमंद को जीवन देने का सबसे बड़ा उपहार है। आज विश्वविद्यालय परिवार द्वारा किया गया यह प्रयास सेवा की सच्ची भावना का प्रतीक है।

प्रधानमंत्री जी के जन्मदिवस को सेवा पर्व के रूप में मनाना हम सबके लिए गर्व की बात है ह्व शिविर के आयोजन में डॉ. नलिनी मिश्रा (संयोजक), डॉ. राजकुमार सिंह, प्रो. शालिनी त्रिपाठी तथा डॉ. (ले.) बुशरा अलवेरा ने सक्रिय सहयोग दिया।

अपराह्न में अटल सभागार में आयोजित कार्यक्रम में विश्वविद्यालय परिवार ने 94 क्षय रोगियों को गोद लेकर पोषण पोटलियाँ वितरित कीं। स्वागत उद्बोधन डॉ. नीरज शुक्ला (कुलानुशासक एवं संयोजक, क्षय उन्मूलन कार्यक्रम) ने दिया। इस अवसर पर डॉ. विवेक शुक्ला (हिन्द अस्पताल) ने क्षय रोग के कारण, लक्षण और उपचार पर विस्तार से जानकारी दी तथा केंद्र और राज्य सरकार की पहल पर प्रकाश डाला। आज के कार्यक्रम में विश्वविद्यालय द्वारा 94 क्षय रोगियों को गोद लिया गया, जिसमें से 4 राज भवन द्वारा एवं 90 निक्षय मित्र के रूप में विश्वविद्यालय के शिक्षकों द्वारा टी० बी० के मरीजों को गोद लिया गया एवं पोषण पोटली वितरित की गई।

अतिथि बबीता सिंह चौहान, अध्यक्षा, उत्तर

विशेष ध्यान रखना चाहिए क्योंकि एक महिला

भाषा विवि में मना अभियंता दिवस समारोह

विशेष संवाददाता (vol)

लखनऊ। ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय के सिविल इंजीनियरिंग विभाग के तत्वावधान में भारत रत्न अभियंता एम. विश्वेश्वरैया की जयंती के अवसर पर अभियंता दिवस समारोह बड़े हर्षोल्लास के साथ आयोजित हुआ।

इस अवसर पर विद्यार्थियों को संबोधित करते हुए मुख्य अतिथि प्रो. जेबी श्रीवास्तव ने कहा कि अभियंत्रण केवल तकनीकी ज्ञान तक सीमित नहीं है, बल्कि यह समाज के सतत विकास और मानवता की प्रगति का आधार है। अभियंताओं को अपने नवाचार से समाज की समस्याओं का समाधान प्रस्तुत करना चाहिए। वहीं विद्यार्थियों से मुखातिब होते हुए कुलपति प्रो. अजय तनेजा ने कहा कि अभियंता दिवस हमें यह याद दिलाता है कि भारत की प्रगति और आत्मनिर्भरता में अभियंताओं की भूमिका अत्यंत महत्वपूर्ण है। विश्वविद्यालय सदैव विद्यार्थियों को उत्कृष्ट तकनीकी ज्ञान के साथ-साथ नैतिक मूल्यों से भी समृद्ध करने के लिए संकल्पित है। कार्यक्रम में बोलते हुए निदेशक डॉ. आरके त्रिपाठी ने कहा कि इस प्रकार के आयोजन छात्रों की रचनात्मकता और नवाचार को प्रोत्साहित करते हैं। भविष्य के अभियंताओं को केवल तकनीकी दक्षता ही नहीं बल्कि सामाजिक उत्तरदायित्व की भावना से भी ओतप्रोत होना चाहिए। समारोह विभागाध्यक्ष इंजीनियर कौशलेश कुमार शाह के संयोजन में सम्पन्न हुआ। कार्यक्रम की सफलता में विभाग के शिक्षकगण इंजीनियर अभिषेक अवस्थी, आस्था एवं सलमान अंसारी का विशेष योगदान रहा। इस अवसर पर विद्यार्थियों द्वारा विभिन्न तकनीकी प्रतियोगिताएं– मॉडल प्रेजेंटेशन, पावरपॉइंट प्रेजेंटेशन, पोस्टर मेकिंग एवं क्विज प्रतियोगिता– आयोजित की गईं, जिनमें विद्यार्थियों ने उत्साहपूर्वक भाग लिया।

पार
क

अभिविन्यास
का स्वागत

विशेष संवाददात

लखनऊ।
अभियांत्रिकी एवं
अभिविन्यास 2
कार्यक्रम नवप्रवे
तथा अभियंता
विश्वकर्मा सभाग
कार्यक्रम की अ
प्रो. मनुका खन्ना ने
करते हुए कहा कि
करने का साधन न
माध्यम है। आज
पारंपरिक नौकरी क
भारत के निर्माण के
स्थापित करें। उन्हें
प्लेसमेंट को गौरव
अवसरों का सदुपय
उन्होंने कहा कि उ
को नौकरी खोजने

नो फ्लेम कुकिंग प्रतियोगिता का आयोजन

अवधनामा ब्यूरो

लखनऊ। ख्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती भाषा विश्वविद्यालय, लखनऊ के गृह विज्ञान विभाग द्वारा प्रतिवर्ष 1 से 7 सितम्बर तक राष्ट्रीय पोषण सप्ताह मनाया जाता है। इसी क्रम में आज दिनांक 1 सितम्बर 2025 को विभाग में 'नो फ्लेम कुकिंग' प्रतियोगिता का आयोजन किया गया। यह सप्ताह माननीय कुलपति प्रो. अजय तनेजा के संरक्षण तथा विज्ञान संकायाध्यक्ष एवं गृह विज्ञान विभागाध्यक्ष डॉ. तत्हीर फात्मा के नेतृत्व में आयोजित किया जा रहा है। प्रतियोगिता का पर्यवेक्षण डॉ. कल्पना देवी एवं डॉ. कीर्तिमा सचान (अस्थायी सहायक प्रोफेसर, गृह विज्ञान विभाग) ने किया। इस दौरान विद्यार्थियों ने बिना आंच का प्रयोग किए विविध प्रकार के स्वादिष्ट एवं पौष्टिक व्यंजन तैयार किए। इनमें ब्रेड क्रीम रोल, वेजिटेबल बाइट्स, सलाद और चना, पनीर टिक्का, सैंडविच, शेक, फूली हुई ब्रेड, पॉपकॉर्न चाट, भेल मिक्स चाट, रसमलाई और लस्सी, चीज़ केक, भेलपुरी, ओरियो स्विस रोल, लेज़ भेल, खीरे का शरबत, केले का शेक, चना चाट, कोल्ड कॉफी, मोजिटो, ब्रेड-जैम सैंडविच, दही बोले और पान लड्डू जैसी अनेक आकर्षक रचनाएँ शामिल थीं। निर्णायक मंडल में प्रो. शालिनी त्रिपाठी (फार्मेसी संकाय), डॉ. रुचिता सुजाय चौधरी (विषय प्रभारी, पत्रकारिता एवं जनसंचार विभाग) तथा डॉ. तनवीर ख़दीजा (विभागाध्यक्ष, अंग्रेजी विभाग) सम्मिलित रहीं। प्रतिभागियों के व्यंजनों का मूल्यांकन रचनात्मकता एवं नवीनता, स्वाद एवं बनावट, पोषण मूल्य तथा स्वच्छता के आधार पर किया गया। 'नो फ्लेम कुकिंग' प्रतियोगिता में प्रथम पुरस्कार फातिमा ओबैद (बी.एससी प्रथम वर्ष, बायोटेक्नोलॉजी) को प्रदान किया गया। द्वितीय पुरस्कार निशात फातिमा (बी.ए पंचम सेमेस्टर, गृह विज्ञान) एवं नाज़िया फातिमा (बी.ए तृतीय सेमेस्टर, समाजशास्त्र) को संयुक्त रूप से मिला। वहीं तृतीय पुरस्कार राधा वर्मा (बी.ए प्रथम सेमेस्टर, भूगोल) और गुड़िया (बी.ए प्रथम सेमेस्टर, गृह विज्ञान) ने प्राप्त किया। प्रतियोगिता में भाग लेने वाले सभी छात्र-छात्राओं ने पूरे उत्साह के साथ अपनी रचनात्मक प्रतिभा का प्रदर्शन किया।

कार्यक्रम में शिक्षकगण की गरिमामयी उपस्थिति ने इस अवसर की शोभा को और अधिक बढ़ाया।

روزنامہ صحافت لکھنؤ

مریضوں کی خدمت سماج کے تئیں ایک اہم فریضہ: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں 80 ٹی بی مریضوں کو غذائیت سے بھرپور تھیلیاں تقسیم کی گئیں

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سیوا پکھواڑہ کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کے پچھترویں یوم پیدائش کے موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام اترپردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ہدایت پر منعقد ہوا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں یونیورسٹی نے ایک اہم سماجی خدمت کا آغاز کیا۔ یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں کے 94 ٹی بی کے مریضوں کو نہ صرف باضابطہ طور پر اپنایا گیا بلکہ ان کے لئے غذائیت سے بھرپور تھیلیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ ان تھیلیوں میں پھلوں کے ساتھ ساتھ دیگر صحت بخش اشیاء شامل تھیں تاکہ مریضوں کی قوت مدافعت میں اضافہ ہو اور وہ جلد صحتیاب ہو سکیں۔ پروفیسر اجے تنیجا نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹی بی ایک خطرناک بیماری ضرور ہے، مگر بروقت علاج، متوازن غذا اور مریضوں کے حوصلے کو بلند رکھ کر اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک بھر میں "ٹی بی مکت بھارت" ایک عوامی تحریک کی شکل دی گئی ہے اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب اس مہم کو کامیاب بنانے میں تعاون کریں۔ انھوں نے مزید کہا کہ مریضوں کی خدمت محض انسانی ہمدردی ہی نہیں بلکہ سماج کے تئیں ایک اہم فریضہ بھی ہے۔ اگر ہم سب مل کر آگے بڑھیں تو 2025 تک ہندوستان کو "ٹی بی فری" بنانے کا ہدف یقینی طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پروفیسر تنیجا نے طلبہ اور نوجوان نسل سے اپیل کی کہ وہ سماجی بیداری پھیلانے میں اپنی ذمہ داری نبھائیں اور عوام کو اس بات سے آگاہ کریں کہ ٹی بی کا علاج سرکاری اسپتالوں میں بالکل مفت دستیاب ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ مریضوں کو تنہائی یا نظرانداز کرنے کے بجائے انہیں حوصلہ دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا سب سے بڑی انسانی خدمت ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی ہمیشہ تعلیم کے ساتھ سماجی خدمت کے میدان میں بھی اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ ہم نے آج یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے گود لیے گئے گاؤں کے ان مریضوں کو نہ صرف صحت مند زندگی دینے کی کوشش کریں گے بلکہ انہیں عزت و وقار کے ساتھ سماج میں جینے کا حوصلہ بھی فراہم کریں گے۔ اس اہم پروگرام کو کامیاب بنانے ڈاکٹر نلنی مشرا، ڈاکٹر نیرج شکلا اور ڈاکٹر منیش کمار نے اہم کردار ادا کیا۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر زیب النساء نے کی۔ اور اس موقع پر سبھی فیکلٹی ڈین، شعبوں کے صدور اور اساتذہ موجود تھے۔

طلبہ کے اندر باپو بازار خود انحصاری اور خدمت خلق کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی کے ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں باپو بازار کا انعقاد

لکھنؤ، 29 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اتر پردیش کی گورنر اور چانسلر آنندی بین پٹیل سوچ پچھواڑے کے تحت ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں شعبہ ہوم سائنس اور فیکلٹی آف سائنس کی جانب سے ایک "باپو بازار" کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاح کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے خطاب میں کہا کہ "باپو بازار" صرف پرانے کپڑوں یا اشیاء کے لین دین تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا سماجی جشن ہے جو ضرورت مندوں کو بااختیار بناتا ہے۔ ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ بھی سماج کا ایک لازمی اور وقار والے فرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل دراصل بابائے قوم مہاتما گاندھی کے اُن اصولوں سے متاثر ہے جن میں سادگی، خود انحصاری، برابری اور خدمت خلق کو سب سے بڑی طاقت قرار دیا گیا ہے۔ پروفیسر تنیجا نے مزید کہا کہ اس طرح کے بازار طلبہ اور اساتذہ دونوں کے اندر سماجی ذمہ داری، خدمت انسانیت اور ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون کی روح کو پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ بازار صرف اشیاء کے تبادلے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ ماحولیات کے تحفظ اور وسائل کے بامقصد استعمال کا بھی عملی پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ [illegible] یہ یاد رکھنا ہوگا کہ معاشرے کی خوشحالی صرف ترقیاتی منصوبوں سے نہیں بلکہ آپسی تعاون، ہمدردی اور یکجہتی سے ممکن ہے۔ باپو بازار انہی قدروں کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شعبہ ہوم سائنس کی صدر اور فیکلٹی آف سائنس کی ڈین، ڈاکٹر ظہیر فاطمہ نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "باپو بازار" دراصل صفائی، اشیاء کے دوبارہ استعمال، وسائل کے موثر استعمال اور ماحولیاتی تحفظ کی ایک عملی مثال ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس بازار کے ذریعے نہ صرف طلبہ بلکہ عام لوگوں کو بھی یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ پرانی مگر کارآمد اشیاء کو ضائع کرنے کے بجائے انہیں دوسروں کے کام میں لایا جاسکتا ہے، اور اس طرح کچرے کی مقدار کم ہونے کے ساتھ ساتھ ماحول بھی محفوظ رہتا ہے۔ ڈاکٹر فاطمہ نے مزید کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مفید اور اچھی حالت میں موجود اشیاء کو انتہائی کم اور علامتی قیمت پر فراہم کرکے ضرورت مندوں کی مدد کی جائے تاکہ وہ عزت نفس کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ یہ قدم صرف خیرات یا عطیہ نہیں بلکہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے خودداری اور سماجی مساوات کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پورے عمل میں صفائی اور معیار کا خاص خیال رکھا گیا۔ ان کی نگرانی میں یہ یقینی بنایا گیا کہ بازار میں صرف وہی کپڑے اور ملبوسات فروخت کے لیے رکھے جائیں جو صاف ستھرے، بہترین حالت میں اور استعمال کے قابل ہوں۔ ساتھ ہی طلبہ کو بھی اس بات کی ترغیب دی گئی کہ وہ اس تجربے کے ذریعے پائیدار طرز زندگی، وسائل کے دانشمندانہ استعمال اور ماحول دوست رویے کو اپنی روزمرہ کی عادات کا حصہ بنائیں۔ بازار میں لگائے گئے فوڈ اسٹال بھی لوگوں کے لیے پرکشش رہے، جہاں اڈلی سامبر، دہی بڑا، میدو وڑا، پاستا، بھیل، فروٹ چاٹ، پانی پوری، پوہا، بیکری مصنوعات، صابو دانہ اور اسپراؤٹس مکس جیسے لذیذ پکوان دستیاب تھے۔ منتظمین نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ تمام کھانے تازہ ہوں، صفائی برقرار رہے، مہمان اپنی کٹلری اور ڈسٹ بن ساتھ لائیں اور ڈیجیٹل ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ کینوس پینٹنگ، کی رنگ اور بریسلیٹ کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ اسٹالز کا معائنہ اور فیصلہ ڈاکٹر بشریٰ الوریٰ، ڈاکٹر شوبھا اگروال اور ڈاکٹر شالنی ترپاٹھی نے کیا۔ ڈاکٹر کلپنا دیوی اور ڈاکٹر کرتیکا سچان نے ملبوسات کے سیکشن میں تعاون فراہم کیا۔ ڈاکٹر دلیپ کمار، ڈاکٹر محمد زاہد اور ڈاکٹر اجے کمار یادو نے سماج کے نچلے طبقے اور یونیورسٹی کے گود لیے گئے دیہات کے لوگوں کو اس پروگرام سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہیں ڈاکٹر آصف جعفری، ڈاکٹر رجنیش سنگھ، ڈاکٹر شفی وسیماتا، ڈاکٹر شالنی سنگھ اور ڈاکٹر وندنا نے اسٹالز کی ترتیب و انتظام میں بھرپور ذمہ داری نبھائی۔ "پہلے آؤ، پہلے پاؤ" کی بنیاد پر منعقد اس بازار میں طلبہ و عام لوگوں نے بھرپور جوش و خروش سے حصہ لیا اور یونیورسٹی کی اس مثبت و سماجی پہل کی زبردست ستائش کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شفی مشرا، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر مرتضیٰ اطہر علی کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

ثقافتی پروگرام طلبہ کے پوشیدہ جوہروں کو نکھارتے ہیں: منور حسین

لینگویج یونیورسٹی میں ڈرامہ کلب کے زیراہتمام مختلف ثقافتی پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 26 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ڈرامہ کلب کے زیرِ اہتمام یوم تاسیس کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی اور رہنمائی میں ایک شاندار ثقافتی و نکڑیہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں طلبہ نے اپنی بھرپور شرکت کے ذریعے نہ صرف اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا بلکہ نکڑیہ فنون اور اسٹیج کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ اس ڈرامہ کلب کے تحت ایڈ میڈ، مائم اور نکڑ ناٹک جیسے نمایاں اور دلچسپ پروگرام منعقد کیے گئے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ و طالبات اور معزز مہمان بڑی تعداد میں موجود تھے جنہوں نے پروگرام کو خوب سراہا۔ ڈاکٹر منور حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کے پروگرام نہ صرف طلبہ کو اپنی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ان کی شخصیت سازی، خوداعتمادی میں اضافہ، ٹیم ورک، قیادت کی صلاحیت اور فنِ مکالمہ کو بھی نکھارتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈرامہ اور تھیٹر محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ معاشرے کی عکاسی کرتا ہے اور طلبہ کو اپنی تخلیقی سوچ اور مثبت طرزِ فکر کے اظہار کا پلیٹ فارم دیتا ہے۔ پروفیسر شالنی نے بھی پروگرام میں حصہ لینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام طلبہ کے تخلیقی ذہن اور فنکارانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا بہترین موقع فراہم کرتے ہیں۔ ایسے مواقع طلبہ کو نہ صرف اسٹیج پر اعتماد سکھاتے ہیں بلکہ انہیں سماجی رویوں اور مشترکہ کام کرنے کی مہارت بھی سکھاتے ہیں۔ ہمیں اپنے طلبہ پر فخر ہے کہ انہوں نے اس پروگرام میں جوش و خروش اور محنت کے ساتھ حصہ لیا۔ ایڈ میڈ مقابلے میں پہلا انعام ساگر شریواستو اور ان کی ٹیم، دوسرا انعام سمکشا اور ان کی ٹیم اور تیسرا انعام ونشکا اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس پروگرام میں جج کے طور پر ڈاکٹر ابھے کرشنا اور ڈاکٹر سید اصغر حسین رضوی تھے۔ مائم مقابلے میں پہلا انعام ونشکا اور ان کی ٹیم اور دوسرا انعام محمد فردین اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس مقابلے میں جج کے طور پر ڈاکٹر منور حسین اور ڈاکٹر کاظم رضوی تھے۔ اس پروگرام کی آخری کڑی نکڑ ناٹک مقابلہ تھا جس میں پہلا انعام محمد ایان اور ان کی ٹیم دوسرا انعام محمد آصف اور ان کی ٹیم اور تیسرا انعام عامر اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس اہم مقابلے کے جج ڈاکٹر عباس رضا حیدری، ڈاکٹر شویتا اگروال اور ڈاکٹر ظفر النقی تھے۔ ان سبھی پروگراموں کے اختتام پر ڈاکٹر موسی رضا نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریبات نہ صرف طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارتی ہیں بلکہ ان کے اندر خوداعتمادی، تعاون، نظم وضبط اور قیادت کے جذبات کو بھی فروغ دیتی ہیں۔ میں تمام طلبہ کی محنت، جوش و جذبہ اور اسٹیج پر بہترین پیشکش کو سراہتا ہوں۔ ایسے پروگرام طلبہ کی شخصیت سازی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی میں ثقافتی اور نکڑیہ ماحول کو مستحکم کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے طلبہ پر فخر ہے کہ انہوں نے اتنی محنت اور لگن سے حصہ لیا اور یہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ آخر میں ڈرامہ کلب کی روح رواں اور پروگرام کی کنوینز آفرین فاطمہ نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر موسی رضا، ڈاکٹر ضیا جعفری اور جشدیپ سنگھ نے اہم کردار ادا کیا۔

3
لوہیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Friday 26 September, 2025

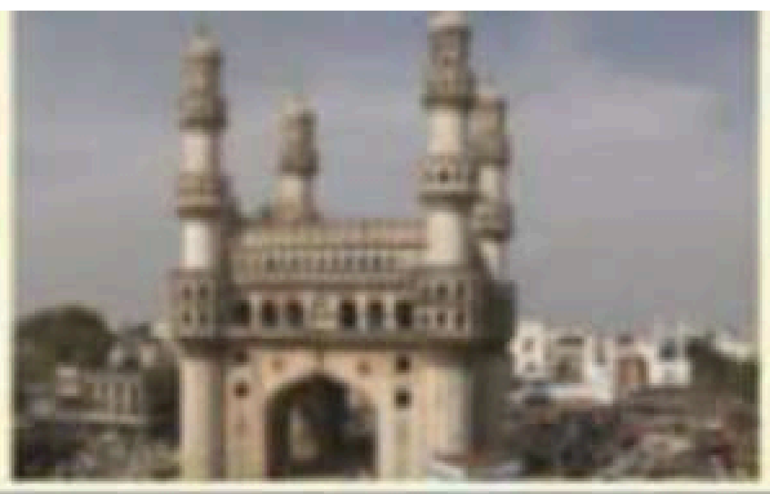

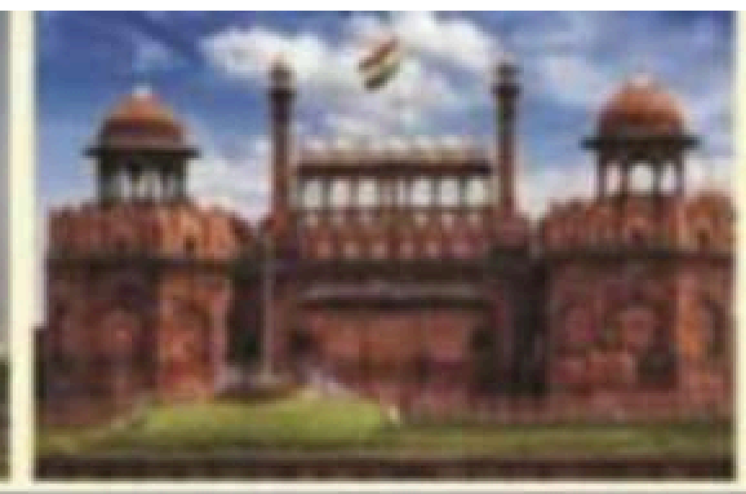

UTTAR P
e-mail:lohianan

بیت بازی سے طلبہ کی ادبی و شعری تربیت ہوتی ہے: ڈاکٹر موسی رضا

لینگویج یونیورسٹی کے یوم تاسیس کی مناسبت سے بیت بازی مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ(پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوم تاسیس کے موقع پر آج ایک شاندار بیت بازی مقابلے کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف شعبہ جات کے طلبہ پر مشتمل پانچ ٹیموں نے حصہ لیا اور اپنے شعری ذوق وشوق کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ بیت بازی کے اس ادبی وثقافتی پروگرام میں جج کی حیثیت سے ڈاکٹر عارف عباس اور ڈاکٹر ظفر النقی موجود تھے، جنھوں نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہا اور ان کی رہنمائی کی۔ مقابلے کے آغاز سے قبل پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر موسی رضا نے شرکاء کو اصول وضوابط سے آگاہ کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ یہ مقابلہ دراصل جیت اور ہار سے کہیں زیادہ آگے کی چیز ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کی ادبی و شعری تربیت کرنا ہے تاکہ وہ نہ صرف شعراء کے شاہکار کلام اور خوبصورت اشعار سے روشناس ہوں بلکہ صحیح اور موثر انداز میں شعر خوانی کے فن کو بھی سیکھ سکیں۔ ایسے مقابلے طلبہ میں مطالعے کا ذوق، یادداشت کی پختگی اور زبان و بیان پر گرفت پیدا کرتے ہیں جو ان کی علمی وفکری نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جج کی حیثیت سے موجود ڈاکٹر عارف عباس نے بیت بازی کی روایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بیت بازی ہماری ادبی و شعری روایت کا ایک اہم حصہ ہے جو نہ صرف زبان و بیان کی مہارت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ نوجوان نسل میں مطالعہ، یادداشت اور فوری ردعمل کی صلاحیت کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایسے پروگرام طلبہ میں تخلیقی ذوق کو بڑھاتے ہیں اور انھیں اپنی تہذیب وثقافت سے جوڑتے ہیں۔ بیت بازی کے ذریعے کلاسیکی شعرا کے کلام کو یاد رکھنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور اردو زبان کی مٹھاس اور اس کی وسعت سے شغف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر اس پروگرام کے کوارڈینیٹر ڈاکٹر عبدالحفیظ نے اپنی گفتگو میں کہا کہ آج کے دور میں جب نئی نسل مغربی اثرات کی جانب مائل ہے، ایسے ادبی مقابلے طلبہ کو اپنی مادری زبان اور شعری وراثت سے جڑنے کا سنہری موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف ان کی زبان دانی کو نکھارتے ہیں بلکہ فکری بالیدگی اور ثقافتی شعور کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ بیت بازی طلبہ میں نہ صرف علمی مسابقت کا جذبہ بیدار کرتی ہے بلکہ یہ انھیں زبان کے جمالیاتی پہلوؤں کو سمجھنے اور اظہار کی قوت کو مضبوط کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ ایسے پروگرام ہمارے نوجوانوں کو اپنی تہذیبی جڑوں سے جوڑے رکھتے ہیں اور انھیں اعتماد کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ بیت بازی میں پہلا مقام ح ام بلال، ورخشاں اور کہکشاں، دوسرا مقام سید تمیز عباس رضوی، پرکھر دویدی، احمد اور تیسرا مقام حسن اکبر، سلمان ساجد اور انوری خاتون نے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ مقابلہ ؟ قرا؟ت اور فی البدیہہ تقریری مقابلے کا بھی انعقاد ہوا۔ اس پروگرام کی نظامت عبدالقادر اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر عبدالرحمن نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر محمد اکمل، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر شکھا سنگھ، ڈاکٹر عائشہ شہناز، ڈاکٹر اخلاق، ڈاکٹر مدثر اور ڈاکٹر مزمل کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

ی اے کی اصل طاقت

ے مظلوموں کی آواز بن چکی ہے: اکھلیش یادو

ریفارمس کو لے کر عوامی رابطہ کے دوران ہوئے ہنگامہ کو لے کر بھی اکھلیش یادو نے نشانہ لگایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب 'ڈبل انجن' ٹکرائیں گے تو ڈبے کیوں نہیں؟ بھاجپا کارکنان اپنے اوپر والوں سے متاثر ہیں اور ان سے بھی جو سڑکوں پر لڑتے

AFAT DELHI
27 ربیع الا
-2025
مشرقی اترپردیش
www.sahafat.in

لینگو تج یونیورسٹی میں 'سوچھتا ہی سیوا ہے' کے تحت انسانی زنجیر کا انعقاد

صفائی صرف جسمانی ضرورت نہیں بلکہ ہماری ذہنی وسماجی کیفیت کا آئینہ بھی ہے: پروفیسر اجے تنیجا

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے احاطے میں اتر پردیش کی گورنر و یونیورسٹی کی چانسلر کی ہدایات کے مطابق 'سوچھتا ہی سیوا ہے' مہم کے تحت ایک خصوصی انسانی زنجیر تشکیل کے ذریعے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کے درمیان صفائی کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور معاشرے میں صفائی کی ثقافت کو فروغ دینا تھا۔ اس موقع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ صفائی صرف ایک جسمانی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ہماری ذہنی اور سماجی کیفیت کا بھی آئینہ ہے۔ اگر ہم صاف ماحول میں رہتے ہیں تو نہ صرف جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے بلکہ ذہنی سکون اور سماجی ہم آہنگی بھی قائم رہتی ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ صفائی کسی ایک فرد یا ادارے کی نہیں بلکہ پورے سماج کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جب ہر شخص اپنی ذمہ داری نبھائے گا تو ہم ایک صحت مند اور خوشحال سماج کی تعمیر کر سکیں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی کی یہ انسانی زنجیر صرف ایک علامتی اقدام نہیں ہے بلکہ یہ اس عزم کا اعلان ہے کہ ہمارا ہر طالب علم اور ہر استاد صفائی کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنائے گا۔ اس پورے مہم وا ین ایس ایس کوارڈینیٹر اور کلچرل کمیٹی کی صدر ڈاکٹر رشنی مشرا نے کہا کہ صفائی ہی خدمت مہم کا مقصد صرف صفائی کرنا نہیں ہے بلکہ اسے ایک ایسی تحریک میں بدلنا ہے جس میں ہم سب اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے شامل ہوں اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لائیں۔ یہ تحریک ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ صفائی محض ایک دن یا ایک ہفتے کی سرگرمی نہیں بلکہ یہ طرز زندگی ہے۔ اگر ہم سب چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں، جیسے کچرا جگہ پر ڈالنا، پانی اور توانائی کی بچت کرنا، اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے دوسروں کو بیدار کرنا، تو ہم واقعی ایک بڑی سماجی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اسی دوران ڈاکٹر مہیش کمار رجسٹرار ونیورسٹی میں اس مہم کے تحت انسانی زنجیر کا قیام اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے طلبہ اور اساتذہ نہ صرف تعلیمی میدان میں آگے ہیں بلکہ سماجی ذمہ داریوں کو بھی بھرپور طریقے سے نبھا رہے ہیں۔ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں نہ صرف صفائی کے تئیں شعور پیدا کرتے ہیں بلکہ انہیں ایک ذمہ دار شہری بننے کی تربیت بھی دیتے ہیں۔ اس پروگرام میں اساتذہ کے علاوہ طلبہ نے پورے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اپنے آس پاس صفائی رکھنے کے تعلق سے حلف بھی لیا۔